نواں دن

نمبر شمار	موضوع	صفحہ نمبر
1	سورۃ بقرہ آیات نمبر 93 تا 95 قرآن پاک پر ایمان لانے کا مطلب کیا ہے	647
2	آنسو نہ پونچھنے کی فضیلت / گناھوں کے باوجود خوش رہنا جہنم میں گرا سکتا ہے	654
3	بیان : بغض و کینہ	
4	سنّتیں آداب : تیل ڈالنے اور کنگھا کرنے کی سنّتیں اور آداب	662
5	نماز کے احکام : نماز کے بقیہ مفسدات	666
6	کلام امیر اہلسنت : قسمت میری چمکایئے چمکایئے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	667
7	رنگ برنگے مدنی پھول : یومِ قفلِ مدینہ (پمفلٹ پڑھ کر سنایا جائے اور ہر مدنی ماہ کی پہلی پیر شریف کو منانے کی ترغیب دلائی جائے)	669
8	بعد عصر بیان : جھوٹ	670
9	تصور مرشد : آداب مرشد کامل	693

آیات:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قریب قریب آ کر درس کی تعظیم کی نیّت سے ہو سکے تو دو زانو بیٹھ جایئے اگر تھک جائیں تو جسطرح آپ کو آسانی ہو اُسی طرح بیٹھ کر نگاھیں نیچی کیے توجُّہ کے ساتھ فیضانِ سُنَّت کا دَرس سنئے کہ لاپرواھی کے ساتھ اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے، زمین پر اُنگلی سے کھیلتے ہوئے، لباس بدن یا بالوں وغیرہ کو سَہلاتے ہوئے سُننے سے اسکی بَرَکتیں زائل ہونیکا اندیشہ ہے۔

عاشقِ اعلیٰ حضرت، امیرِ اَہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے ضیائے دُرود و سلام میں فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نقل فرماتے ہیں "جس نے مجھ پر سو مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنَّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شُہَداء کے ساتھ رکھے گا۔ (مجمع الزوائد ج۱۰ ص۲۵۳ رقم الحدیث ۱۷۲۹۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وَ اِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَكُمْ وَ رَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَؕ-خُذُوْا مَاۤ اٰتَیْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّ اسْمَعُوْاؕ-قَالُوْا سَمِعْنَا وَ عَصَیْنَاۗ-وَ اُشْرِبُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْؕ-قُلْ بِئْسَمَا یَاْمُرُكُمْ بِهٖۤ اِیْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ۝

ترجمۂ کنزالایمان: اور یاد کرو جب ہم نے تم سے پیمان لیا اور کوہِ طور کو تمہارے سروں پر بلند کیا' لو جو ہم تمہیں دیتے ہیں زور سے اور سنو بولے ہم نے سنا اور نہ مانا اور ان کے دلوں میں بچھڑا رچ رہا تھا ان کے کفر کے سبب تم فرمادو کیا برا حکم دیتا ہے تم کو تمہارا ایمان اگر ایمان رکھتے ہو۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اور (یاد کرو) جب ہم نے تم سے عہد لیا اور کوہِ طور کو تمہارے سروں پر بلند کردیا (اور فرمایا) مضبوطی سے تھام لو اس کو جو ہم نے تمہیں عطا کی ہے اور سنو۔ انہوں نے کہا: ہم نے سنا اور نہ مانا اور ان کے کفر کی وجہ سے ان کے دلوں میں تو بچھڑا رچا ہوا تھا۔ اے محبوب! تم فرمادو: اگر تم ایمان والے ہو تو تمہارا ایمان تمہیں کتنا برا حکم دیتا ہے۔

{وَ اِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَكُمْ: اور جب ہم نے تم سے عہد لیا۔} یعنی اے یہودیو! وہ وقت یاد کرو جب اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے تورات پر عمل کرنے کا عہد لیا لیکن انہوں نے حسبِ عادت نافرمانی کی تو اللہ تعالیٰ نے ان پر کوہِ طور کو ہوا میں بلند کردیا اور ان سے فرمایا کہ چلو اب مضبوطی سے اس تورات کو تھام لو جو ہم نے تمہیں عطا کی ہے اور ہمارے احکام دھیان سے سنو۔ بنی اسرائیل نے ڈر کے مارے دوبارہ اطاعت کا اقرار تو کرلیا لیکن ان کے دل کی حالت پہلے جیسی ہی رہی اور شریعت کا حکم چونکہ ظاہر پر ہوتا ہے دل پر نہیں' اس لئے بنی اسرائیل کے زبانی اقرار کرنے پر ان سے کوہِ طور کو ہٹا لیا گیا اگرچہ ان کے دل میں وہی انکار تھا

اور درحقیقت ان کے کفر کی وجہ سے ان کے دلوں میں توبچھڑے کی محبت گھسی ہوئی تھی۔ اے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ آپ ان سے فرمائیں کہ اے یہودیو! تم اپنے اسلاف کی اس حرکت کو جانتے ہو لیکن تم نہ اس سے نفرت کا اظہار کرتے ہو اور نہ ہی اس سے اپنی براءت ظاہر کرتے ہو تو خود بتاؤ کہ کیا تورات پر ایمان لانے کے یہ تقاضے ہیں؟ اگر اس کے یہی تقاضے ہیں تو تمہارا ایمان تمہیں کتنا برا حکم دیتا ہے۔

قرآنِ مجید پر ایمان لانے کا مطلب:

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللّٰہ تعالیٰ کی کتاب پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے تمام احکام اور سب تقاضوں پر عمل کیا جائے اور ان کی خلاف ورزی نہ کی جائے۔ اس چیز کو سامنے رکھتے ہوئے ہر مسلمان کو غور کرنا چاہئے کہ وہ اپنی زبان سے قرآن مجید پر ایمان لانے کا جو دعویٰ کر رہا ہے، کیا اس کی عملی حالت اس دعوے کی تصدیق کر رہی ہے یا نہیں۔ ذرا غور کریں کہ قرآن مجید میں مسلمانوں کو نماز پڑھنے، رمضان کے روزے رکھنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا گیا لیکن آج مسلمانوں کی اکثریت نمازوں سے دور ہے، فرض روزے نہ رکھنے کے مختلف حیلے بہانے تراش رہی ہے اور اپنے مال سے زکوٰۃ ادا کرنا ان پر بہت بھاری ہے۔ قرآن پاک میں مسلمانوں کو باطل اور ناجائز طریقے سے کسی مسلمان کا مال کھانے سے منع کیا گیا، لیکن آج مال بٹورنے کا کونسا ایسا ناجائز طریقہ ہے جو مسلمانوں میں کسی نہ کسی طرح رائج نہیں۔ قرآن حکیم نے کسی کو ناحق قتل کرنے سے منع کیا لیکن آج مسلمانوں میں ناحق قتل و غارت گری ایسی عام ہے کہ نہ مرنے والے کو پتا ہے کہ مجھے کیوں مارا گیا اور نہ مارنے والے کو پتا ہے کہ میں نے کیوں مارا۔ قرآن

شریف میں مسلمان عورتوں کو گھروں میں رہنے اور پردہ کرنے کا حکم دیا گیا لیکن آج ہمارے معاشرے کا وہ کونسا طبقہ جس میں مسلمان عورت سج سنور کر اجنبی مردوں کے سامنے نہیں آرہی بلکہ آج مسلمانوں میں ہی کچھ لوگ عورت کے پردہ کرنے کو دقیانوسی سوچ اور تنگ ذہنی قرار دے رہے ہیں۔اے کاش کہ ہم بھی اپنے زبانی ایمان و محبت کے دعووں اور بے عملی و بد عملی کے درمیان کا تضاد اور فرق سمجھنے میں کامیاب ہوجائیں اور ہمیں بھی اس بات پر غور کرنا نصیب ہو جائے کہ ہمارے جیسے اعمال ہیں کیا ہمارا ایمان ہمیں ان اعمال کا حکم دیتاہے یا ہمارے ایمان کے تقاضے کچھ اور ہیں؟

ایمانی قوت معلوم کرنے کا طریقہ:

اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جب تک دل میں برائی کی لذت و حلاوت موجود رہتی ہے تب تک ایمان اور نیک اعمال کی شیرینی اس میں داخل نہیں ہوسکتی اور گناہوں پر اصرار ایمان کی مٹھاس اور عبادت کی لذت محسوس نہیں ہونے دیتا۔ یاد رہے کہ نیکوں اور نیکیوں سے محبت ایمان کی علامت ہے جبکہ بروں اور برائیوں سے محبت ایمان کی کمزوری کی علامت ہے'لہٰذا ہر شخص کو چاہیئے کہ وہ اپنی ایمانی قوت کو اپنے قلبی میلان سے معلوم کرے کیونکہ جن دلوں میں فلموں'ڈراموں'بے حیائیوں اور گانوں کی محبت ہو ان دلوں میں نماز'ذکر'درود اور تلاوت کی محبت نہیں سماسکتی۔

قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ۝

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ اگر پچھلا گھر اللّٰہ کے نزدیک خالص تمہارے لئے ہو نہ اوروں کے لئے تو بھلا موت کی آرزو تو کرو اگر سچے ہو۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اے محبوب! تم فرمادو: اگر دوسرے لوگوں کو چھوڑ کر آخرت کا گھر اللّٰہ کے نزدیک

خالص تمہارے ہی لئے ہے تو اگر تم سچے ہو تو موت کی تمنا تو کرو۔

{خَالِصَةً: خالص تمہارے لئے۔} یہودیوں کا ایک باطل دعویٰ یہ تھا کہ جنت میں صرف وہی جائیں گے جیسا کہ سورہ بقرہ کی آیت 111 میں یہ دعویٰ مذکور ہے۔اس کا رد فرمایا جاتا ہے کہ اگر تمہارے گمان میں جنت تمہارے لیے خاص ہے اور آخرت کی طرف سے تمہیں اطمینان ہے' اعمال کی حاجت نہیں تو جنتی نعمتوں کے مقابلہ میں دنیوی مصائب کیوں برداشت کرتے ہو' موت کی تمنا کرو تاکہ عیش و آرام والی جنت میں پہنچ جاؤ اور اگر تم نے موت کی تمنا نہ کی تو یہ تمہارے جھوٹا ہونے کی دلیل ہے۔(البحر المحیط' البقرۃ' تحت الآیۃ: ۹۴-۹۵' ۴۷۸/۱)

حضرت عبداللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے' حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: '' اگر یہودی موت کی تمنا کرتے تو سب ہلاک ہو جاتے اور روئے زمین پر کوئی یہودی باقی نہ رہتا۔(تفسیر بغوی' البقرۃ' تحت الآیۃ: ۹۴' ۶۰/۱)

[فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ: تو موت کی تمنا کرو۔} موت کی محبت اور اللّٰہ تعالیٰ کی ملاقات کا شوق مقبول بندوں کا طریقہ ہے۔ حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ(ہر نماز کے بعد) دعا فرماتے ''اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِی شَھَادَۃً فِی سَبِیْلِکَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ فِیْ بَلَدِ رَسُوْلِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ'' عَنْہُ نے ایران والوں کو جو خط بھیجا اس میں تحریر فرمایا تھا: ''اِنَّ مَعِیَ قَوْماً یُّحِبُّوْنَ الْقَتْلَ فِیْ سَبِیْلِ اللہِ کَمَا یُحِبُّ الْفَارَسُ الْخَمْرَ'' یعنی میرے ساتھ ایسی قوم ہے جو اللّٰہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہو جانے کو اتنا محبوب رکھتی ہے جتنا ایرانی لوگ شراب سے محبت رکھتے ہیں۔(معجم الکبیر' باب من اسمہ خالد' ۱۰۵/۴' الحدیث: ۳۸۰۶)

ایک دوسری روایت میں ہے کہ اس طرح کا خط حضرت سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایرانی لشکر کے سپہ سالار رستم بن فرخ زاد کے پاس بھیجا تھا اور اس میں تحریر فرمایا تھا: ''اِنَّ مَعِیَ قَوْماً یُّحِبُّوْنَ الْمَوْتَ کَمَا یُحِبُّ الْاَ فَارِسُ الْخَمْرَ'' یعنی میرے ساتھ ایسی قوم ہے جو موت کو اتنا محبوب رکھتی ہے جتنا عجمی شراب کو مرغوب رکھتے ہیں۔(تفسیر عزیزی (مترجم) 'البقرۃ' تحت الآیۃ: ۹۴' ۲/۲۰۳)

اس میں لطیف اشارہ تھا کہ شراب کی ناقص مستی کو محبتِ دنیا کے دیوانے پسند کرتے ہیں اور اللّٰہ والے موت کو محبوب حقیقی کے وصال کا ذریعہ سمجھ کر محبوب جانتے ہیں۔ خلاصہ کلام یہ کہ اہلِ ایمان آخرت کی رغبت رکھتے ہیں اور اگر لمبی عمر کی تمنا بھی کریں تو وہ اس لیے ہوتی ہے کہ نیکیاں کرنے کے لیے کچھ اور عرصہ مل جائے جس سے آخرت کے لیے ذخیرۂ سعادت زیادہ کر سکیں اور اگر گزشتہ زندگی میں گناہ ہوئے ہیں تو ان سے توبہ و استغفار کر لیں البتہ دنیوی مصائب سے تنگ آکر وہ کبھی موت کی تمنا نہیں کرتے۔ حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے' رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا'' کوئی دنیوی مصیبت سے پریشان ہو کر موت کی تمنا نہ کرے اور اگر موت کی تمنا کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ ہو تو یوں دعا کرے کہ اے اللّٰہ! عَزَّوَجَلَّ' جب تک زندہ رہنا میرے لئے بہتر ہے اس وقت تک مجھے زندہ رکھ اور جب میرے لئے وفات بہتر ہو اس وقت مجھے وفات دیدے۔

(بخاری' کتاب المرضی' باب تمنی الموت' ۴/۱۳' الحدیث: ۵۶۷۱) اور در حقیقت دنیوی پریشانیوں سے تنگ آکر موت کی دعا کرنا صبر و رضا و تسلیم و توکل کے خلاف ہے اور ناجائز ہے۔

وَلَنْ یَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا م بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ ط وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ م بِالظّٰلِمِیْنَ٥

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہرگز کبھی اس کی آرزو نہ کریں گے ان بداعمالیوں کے سبب جو آگے کرچکے اور اللّٰہ خوب جانتا ہے ظالموں کو۔ترجمۂ کنزالعرفان: اوراپنی بداعمالیوں کی وجہ سے یہ ہرگز کبھی موت کی تمنا نہ کریں گے اور اللّٰہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔

{ وَلَنْ یَّتَمَنَّوْهُ: اور ہرگز موت کی تمنا نہ کریں گے۔} یہ غیب کی خبر اور معجزہ ہے کہ یہودی نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اور اسلام کی شدید مخالفت کے باوجود بھی موت کی تمنا کا لفظ زبان پر نہ لاسکے.

نیکی کی دعوت

آنسو نہ پونچھنے کی فضیلت

امیرُالمُؤمِنین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضٰی شیرِ خدا کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو خوفِ خدا عزوجل سے رونا آئے تو وہ آنسوؤں کو کپڑے سے صاف نہ کرے بلکہ رُخساروں پر بہ جانے دے کہ وہ اِسی حالت میں ربّ تعالٰی کی بارگاہ میں حاضِر ہو گا۔'' (شُعَبُ الْاِیمان ج۱ص۴۹۳حدیث ۸۰۸)

روتا ہوا میں آؤں داغِ جگر دکھاؤں
افسانہ بھی سناؤں میں اپنی بیکسی کا

(وسائلِ بخشش ص۱۲)

گھر میں چُھپ کر رونا اچھا ہے

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! خوفِ خدا عزوجل اور عشقِ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم میں بہنے والے آنسو بے شک نہیں پونچھنے چاہئیں مگر دوسروں کی موجودَگی میں روتے ہوئے یہ غور کر لینا ضَروری ہے کہ نہ پونچھنے سے مقصود کہیں یہ تو نہیں کہ لوگ میرے آنسو دیکھ لیں تاکہ مجھ سے مُتاَثِّر ہوں کہ واہ! واہ! بَہُت نیک آدمی یا بڑا عاشقِ رسول ہے! اگر معاذ اللہ عزوجل ایسا ہے تو یہ رِیاکاری ہے اب آنسو نہ پُونچھنے کی فضیلت کیسی! اُلٹا جہنَّم کی حقداری ہے۔ جس کو سب کے سامنے رونے میں ''رِیاکاری'' کا اندیشہ ہو اُسے چاہئے کہ دعوتِ اسلامی کے اشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 74 صَفحات پر مشتمل کتاب، '' اَخلاقِ صالحین'' صَفحَہ 30 پر دی ہوئی اِس حِکایت کو پیشِ نظر رکھے چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا ابو اُمامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ سَجدے میں رو رہا ہے، فرمایا: نِعمَ ھٰذَا لَوْکَانَ فِی بَیْتِكَ حَیْثُ لَا

یَرَاکَ النّاس۔ یعنی یہ (رونا) اچھّا کام ہے اگر گھر میں ہوتا، جہاں لوگ نہ دیکھتے۔(تَنبِیہُ الْمُغتَرِّین ص ۳۲)

میرے چہرے پر کفن ڈھک دیجئے سا تھیوں سوا مجھے مت کیجئے بڑھتے جاتے ہیں گنہ عطار آہ! کچھ تو اظہارِ ندامت کیجئے

آنسوؤں کو داڑھی سے صاف کرتے

حضرتِ سَیِّدُنا محمد بن مُنکَدِر (مُن۔ک۔دِر) علیہ رحمۃ اللہ القادر جب روتے تو اپنے چہرے اور داڑھی پر آنسو مل لیتے اور فرماتے کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آگ اُس جگہ کو نہ چُھوئے گی جہاں خوفِ خدا سے نکلنے والے آنسو لگے ہوں۔(اِحیاءُ العُلوم ج ۴ ص ۲۰۱)

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

أمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

یاخدا بہرِ رضا عطار کو وہ آنکھ دے ہو غمِ محبوب میں آنسو بہانا جس کا کام

رونا نہ آئے تو بکوشِش روئیں

حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن عَمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: "رویا کرو! اگر رونا نہ آئے تو رونے کی کوشش کرو، اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر تم میں سے کسی کو عِلم ہوتا تو وہ اِس قَدَر چیختا کہ اُس کی آواز پھٹ جاتی اور اِس طرح نَماز پڑھتا کہ اُس کی پیٹھ ٹوٹ جاتی۔" (الزھد لابن المبارک ص ۳۵۶ رقم ۱۰۰۷) یہ نقل کرنے کے بعد حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام ابوحامد محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی اِحیاءُ العُلوم جلد 4 صَفحہ 230 پر فرماتے ہیں: گویا اُنہوں نے نبیِّ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی اِس حدیثِ مبارَک کی طرف اشارہ کیا جس میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: " اگر تم وہ بات جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم ہنستے کم اور روتے زیادہ۔" (بُخاری ج ۴ ص ۲۴۳ حدیث ۶۴۸۵)

سوزِشِ عشق میں جلتا ہی رہوں میں ہر دم آنکھ سے غم میں ترے خون برستا دیکھوں

(وسائلِ بخشش ص۱۳۱)

اللہ عزوجل ایک قطرۂ آنسو سے آگ کے کئی سَمُندر بجھا دیگا

حضرتِ سَیِّدُنا ابو سُلیمان دارانی قدس سرہ النوارانی فرماتے ہیں: (خوفِ خدا عزوجل کے باعث) جو آنکھیں ڈبڈبائیں گی (یعنی آنسوؤں سے بھر جائیں گی)، اُس چہرے پر قیامت کے دن سیاہی اور ذِلّت نہیں چڑھے گی اور اگر ان ڈبڈبانے والی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں گے تو اللہ اُن آنسوؤں کے پہلے قطرے کے ساتھ ہی آگ کے کئی سَمُندر بُجھا دیگا اور جس قوم میں سے کوئی شخص (خوفِ خدا عزوجل سے) روتا ہے، اُس قوم پر رحم کیا جاتا ہے۔ (اِحیاءُ العُلوم ج ۴ ص ۲۰۱)

آگ دوزخ کی جلا ہی نہیں سکتی ان کو عشق کی آگ میں دل جن کے جَلا کرتے ہیں

ایک ہزار دینار صَدَقہ کرنے سے بہتر ایک قطرۂ اَشک

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُاللہ بن عَمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے خوف سے آنسو کا ایک قطرہ بہنا میرے نزدیک ایک ہزار دینار صَدَقہ کرنے سے بہتر ہے۔'' (شُعَبُ الاِیمان ج ۱ ص ۵۰۲ حدیث ۸۴۲)

دُرِّ نایاب بِلاشک ہیں وہ ہیرے انمول
اشک آقا کی جو یادوں میں بہا کرتے ہیں

زمین پر گرنے والے آنسو کے قطرے کی فضیلت

حضرتِ سیدنا کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: خوفِ خدا عزوجل سے آنسو بہانا مجھے اپنے وَزن کے برابر سونا صَدَقہ کرنے سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے کیوں کہ جو شخص اللہ عزوجل کے ڈر سے روئے اور اُس کے آنسوؤں کا ایک قطرہ بھی زمین پر گر جائے تو آگ اُس (رونے والے) کو نہ چُھوئے گی۔ (دُرّۃُ

النّاصحین ص ۲۵۳)

یاربّ بچالے تُو مجھے نارِ جحیم سے
اولاد پہ بھی بلکہ جہنّم حرام ہو

خوفِ خدا سے نکلے ہوئے آنسو کا قطرہ حُور نے چہرے پر مَل لیا

حضرتِ سَیِّدُنا احمد بن ابوالحواری قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں: میں نے خواب میں ایک حُور کو دیکھا جس کے چہرے پر نور کی چمک تھی میں نے پوچھا: تمہارے چہرے کی یہ چمک دمک کس وجہ سے ہے؟ وہ بولی: تمہیں وہ رات یاد ہے جس میں تم روئے تھے؟ میں نے کہا: ہاں۔اس نے کہا: تمہارے آنسو مجھے لا کر دیئے گئے تو میں نے ان کو اپنے چہرے پر مل لیا چنانچہ میرے چِہرے کی یہ چمک دَمَک آپ کے اُسی آنسو کی وجہ سے ہے۔ (رسالہ قُشیریہ ص ۴۲۲)

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

گناہ کے باوُجود خوش رہنا جہنَّم میں گرا سکتا ہے!

ایک عبادت گزار کا قول ہے: اگر کوئی شخص گناہ کرے اور ہنسے تو یقین جانو کہ اللہ تعالیٰ اُس بے باک کو جہنَّم میں ڈال دے گا اور وہاں وہ روئے گا اور اگر کوئی شخص طاعت و بندَگی بجالائے پھر بھی خوفِ خدا عزوجل کے باعِث روئے تو بالیقین اللہ عزوجل اُسے جنَّت میں داخِل فرمائے گا اور وہ وہاں خوشی سے رہے گا۔ (المنبہات علی الاستعداد لیوم المعاد ص ۵ مُلَخَّصًا)

عمر بدیوں میں ساری گزاری ہائے پھر بھی نہیں شرمساری
بخش محبوب کا واسِطہ ہے، یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے

بغض وکینہ

بغض وکینہ

بغض وکینہ کی تعریف:

کینہ یہ ہے کہ انسان اپنے دل میں کسی کو بوجھ جانے، اس سے غیر شرعی دشمنی وبغض رکھے، نفرت کرے اور یہ کیفیت ہمیشہ ہمیشہ باقی رہے۔(1)

بغض وکینہ کا حکم:

کسی بھی مسلمان کے متعلق بلا وجہ شرعی اپنے دل میں بغض وکینہ رکھنا ناجائز وگناہ ہے۔سیّدُنا عبد الغنی نابلسی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں: ”حق بات بتانے یا عدل و انصاف کرنے والے سے بغض و کینہ رکھنا حرام ہے۔“

”بغض وکینہ کے اسباب“

یقیناً بیماری جسمانی ہو یا روحانی اس کے کچھ نہ کچھ اسباب ہوتے ہیں اگر اسباب کو دور کردیا جائے تو بیماری خود بخود ختم ہوجاتی ہے،

(1) بغض وکینہ کے اسباب میں سے(2) غصہ(3)بدگمانی(4)شراب (5)نوشی(6)جوا ہیں ان سے بچنے کی کوشش کیجئے،

(7)ایک سبب نعمتوں کی کثرت بھی ہے کہ اس سے بھی آپس میں بغض وکینہ پیدا ہوجاتا ہے، نعمتوں کا شکر ادا کرکے اور سخاوت کی عادت کے ذریعے اس سے بچنا ممکن ہے۔

بغض وکینہ کے پانچ علاج:

(1)...'' ایمان والوں کے کینے سے بچنے کی دعا کیجئے۔'' پارہ ۲۸ سورۃ حشر، آیت نمبر۱۰ کو یاد کرلینا اور وقتاً فوقتاً پڑھتے رہنا بھی بہت مفید ہے: (وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَاۤ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ۠ ﴿۱۰﴾) ترجمۂ کنزالایمان: ''اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ اے رب ہمارے بیشک تو ہی نہایت مہربان رحم والا ہے۔''

(3)...''سلام ومصافحہ کی عادت بنا لیجئے۔''کہ سلام میں پہل کرنا اور ایک دوسرے سے ہاتھ ملانا یا گلے ملنا آپ کے کینے کو ختم کردیتا ہے، نیز تحفہ دینے سے بھی محبت بڑھتی اور عداوت دور ہوتی ہے۔

(4)...''بے جا سوچنا چھوڑ دیجئے۔'' کہ عموماً کسی کی نعمتوں کی بارے میں سوچنا یا کسی کی اپنے اوپر ہونے والی زیادتی کے بارے میں سوچتے رہنا بھی کینے کے پیدا ہونے کا سبب بن جاتا ہے۔ لہٰذا کسی کے متعلق بے جاسوچنے کے بجائے اپنی آخرت کی فکر میں لگ جایئے کہ یہی دانش مندی ہے۔

(5)...''مسلمانوں سے اللہ کی رضا کے لیے محبت کیجئے۔'' محبت کینے کی ضد ہے لہٰذا اگرہم رضائے الٰہی کے لیے اپنے مسلمان بھائی سے محبت رکھیں گے تو کینے کو دل میں آنے کی جگہ نہیں ملے گی اور دیگر فضائل بھی حاصل ہوں گے۔

(6)...''سوچئے اور عقلمندی سے کام لیجئے۔'' کینے کی بنیاد عموماً دنیاوی چیزیں ہوتی ہیں، لیکن سوچنے کی بات ہے کہ کیا دنیا کی وجہ سے اپنی آخرت کو برباد کرلینا دانشمندی ہے۔یقیناً نہیں تو پھر اپنے دل میں کینے کو ہرگز جگہ مت دیجئے۔(''بغض وکینہ'' صفحہ ۴۰)

تلفظات اصطلاحات:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

{تلفظات}

نمبر شمار	غلط تلفظ	صحیح تلفظ	نمبر شمار	غلط تلفظ	صحیح تلفظ	نمبر شمار	غلط تلفظ	صحیح تلفظ
1	دَسْتَگِیْرْ	دَسْتْگِیْرْ	5	سِتَرْ	سِتْرْ	9	مُمَانِعَتْ	مُمَانَعَتْ
2	خَطُوْطْ	خُطُوْطْ	6	نِجَاسَتْ	نَجَاسَت	10	مُسْتَحِبْ	مُسْتَحَبْ
3	مُظَاهِرَہْ	مُظَاہَرَہْ	7	مِرَچْ	مِرْچْ	11	مِحْفِلْ	مَحْفِلْ
4	اَجَلْ	اَجَلْ	8	دَفَنْ	دَفْنْ	12	نِدَامَتْ	نَدَامَتْ

{اصطلاحات}

نمبر شمار	اس کے بجائے	یہ کہئے	نمبر شمار	اس کے بجائے	یہ کہئے
1	حلیم	کھچڑا	4	مَدَنی انعامات کا کارڈ	مَدَنی انعامات کا رسالہ

2	کدو	کدو شریف	5	چنیوٹ	چمنِ عطار
3	اجلاس	مدنی مشورہ	6	کالا باغ (میانوالی)	باغِ عطار

{مَدَنی انعامات}

مَدَنی انعام نمبر57: ہفتے میں کم از کم ایک مکتوب روانہ فرمایا؟

مَدَنی انعام نمبر58: ہفتے میں کسی ایک دن روزہ رکھا؟

مَدَنی انعام نمبر59: سابقہ ماہ کا مَدَنی انعامات کا رسالہ جمع کروایا؟

مَدَنی انعام نمبر60: یومِ قفلِ مدینہ منایا یا مَدَنی قافلے میں سفر کیا؟

مَدَنی انعام نمبر61: ایک کو مَدَنی انعامات و مَدَنی قافلے کی ترغیب دلائی؟

مَدَنی انعام نمبر62: سُنّی عالم، امام، مسجد، مُؤذن، خادم کو 112 یا 12روپے تحفۃً پیش کیے؟

مَدَنی انعام نمبر63: بالغ، نابالغ و نابالغہ کے جنازے کی دعائیں، 6کلمے، ایمانِ مُفَصَّل مُجمَل، تکبیر تشریق اور تلبیہ زبانی یاد کر لی؟

مَدَنی انعام نمبر64: اذان و بعد کی دعا، قرآن شریف کی آخری دس سورتیں، دعائے قنوت، التحیات، درود ابراہیم وغیرہ زبانی یاد کر لئے ؟

سنتیں آداب

''شانِ امامِ اعظم ابو حنیفہ '' کے اُنیس حُرُوف کی نسبت سے تیل ڈالنے اورکنگھی کرنے کے 19مَدَنی پھول

حضرت سیّدُنا انس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سرِ اقدس میں اکثر تیل لگاتے اور داڑھی مبارک میں کنگھی کرتے تھے اور اکثر سرِ مبارک پر کپڑا (یعنی سر بند شریف) رکھتے تھے یہاں تک کہ وہ کپڑا تیل سے تر ہو جاتا تھا (اَلشَّمائِلُ الْمُحَمَّدِيَّۃ لِلتِّرمِذیص ۴۰ حدیث ۳۲) معلوم ہوا ''سر بند'' کا استعمال سنّت ہے، اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ جب بھی سر میں تیل ڈالیں، ایک چھوٹا سا کپڑا سر پر باندھ لیا کریں، اِس طرح اور اِنْ شَآءَاللہ عَزَّ وَجَلَّ ٹوپی عمامہ شریف تیل کی آلودَگی سے کافی حد تک محفوظ رہیں گے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سگِ مدینہ عفی عنہ کا برسہابرس سے بہ نیّتِ سنّت ''سر بند'' استِعمال کرنے کا معمول ہے ***فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: '' جس کے بال ہوں وہ ان کا احترام کرے'' (ابوداؤد ج ۴ ص ۱۰۳ حدیث ۴۱۶۳) یعنی انہیں دھوئے، تیل لگائے اور کنگھی کرے (اَشِعَّۃُ اللَّمعات ج ۳ ص ۶۱۷) سر اور داڑھی کے بال صابن وغیرہ سے دھونے کا جن کا معمول نہیں ہوتا اُن کے بالوں میں اکثر بدبُو ہو جاتی ہے خود کو اگرچِہ بدبُو نہ آتی ہو مگر دوسروں کو آتی ہے۔ منہ، بالوں، بدن اور لباس وغیرہ سے بدبو آتی ہو اِس حال میں مسجِد کا داخِلہ حرام ہے کہ اس سے لوگوں اور فرِشتوں کو ایذا ہوتی ہے۔ ہاں بدبو ہو مگر چھپی ہوئی ہو جیسے بغل کی بدبو تو اِس میں حرج نہیں حضرتِ سیّدُنا نافع رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، حضرتِ سیّدُنا ابنِ عمر رضی اللہ تعالی عنہما دن میں دو مرتبہ تیل لگاتے تھے (مُصَنَّف ابن اَبی شَیْبہ ج ۶ ص ۱۱۷) بالوں میں تیل کا بکثرت استعمال خصوصاً اہلِ علم حضرات کے لئے

مفید ہے کہ اس سے سر میں خشکی نہیں ہوتی، دِماغ تر اور حافِظہ قوی ہوتا ہے **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: "جب تم میں سے کوئی تیل لگائے تو بھنووں (یعنی اَبروؤں) سے شروع کرے، اس سے سر کا درد دُور ہوتا ہے" (اَلْجامِعُ الصَّغِیر ص۲۸ حدیث ۳۶۹) *"**کَنْزُ الْعُمّال**" میں ہے: پیارے پیارے آقا، مکّی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب تیل استعمال فرماتے تو پہلے اپنی اُلٹی ہتھیلی پر تیل ڈال لیتے تھے، پھر پہلے دونوں اَبروؤں پر پھر دونوں آنکھوں پر اور پھر سرِ مبارک پر لگاتے تھے (کَنْزُ الْعُمّال ج۷ ص۴۶ رقم ۱۸۲۹۵) *"**طبرانی**" کی روایت میں ہے: **سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب داڑھی مبارک کو تیل لگاتے تو "**عنفقه**" (یعنی نچلے ہونٹ اور ٹھوڑی کے درمیانی بالوں) سے اِبتِداء فرماتے تھے (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج۵ ص۳۶۶ حدیث ۷۶۲۹) *داڑھی میں کنگھی کرنا سنّت ہے (اَشِعَّةُ اللَّمعات ج۳ ص۶۱۶) ***بغیر بسم اللہ** پڑھے تیل لگانا اور بالوں کو خشک اور پَراگندہ (پَرا۔گندہ یعنی بکھرے ہوئے) رکھنا خلافِ سنّت ہے *حدیثِ پاک میں ہے: جو **بغیر بسم اللہ** پڑھے تیل لگائے تو 70 شیاطین اس کے ساتھ شریک ہو جاتے ہیں (عَمَلُ الْیَوْمِ وَاللَّیْلَةِ لابن السنی ص۳۲۷ حدیث ۱۷۳) * **حجۃ الاسلام** حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوالی نقل کرتے ہیں، حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں: **ایک مرتبہ مؤمن کے شیطان اور کافر کے شیطان میں ملاقات** ہوئی، کافر کا شیطان خوب **موٹا تازہ** اور اچھے لباس میں تھا۔ جبکہ مؤمن کا شیطان **دُبلا پتلا**، پَراگندہ (یعنی بکھرے ہوئے) بالوں والا اور برَہنہ (بَ۔رَہ۔نہ یعنی ننگا) تھا۔ کافر کے شیطان نے مومن کے شیطان سے پوچھا: آخر تم اتنے کمزور کیوں ہو؟ اُس نے جواب دیا: میں ایک ایسے شخص کے ساتھ ہوں جو کھاتے پیتے وَقت **بسم اللہ** شریف پڑھ لیتا ہے تو میں بھوکا و پیاسا رہ جاتا ہوں، جب تیل لگاتا ہے تو **بسم اللہ** شریف پڑھ لیتا ہے تو میرے بال پَراگندہ (یعنی بکھرے ہوئے) رہ جاتے ہیں۔ اِس پر کافر کے شیطان نے کہا: میں تو اَیسے کے ساتھ ہوں جو ان کاموں میں کچھ بھی نہیں کرتا لہٰذا میں اس کے ساتھ

کھانے پینے، لباس اور تیل لگانے میں شریک ہو جاتا ہوں (اِحیاءُ العُلوم ج ۳ ص ۴۵) *تیل ڈالنے سے قبل "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم" پڑھ کر الٹے ہاتھ کی ہتھیلی میں تھوڑا سا تیل ڈالئے، پھر پہلے سیدھی آنکھ کے ابرو پر تیل لگایئے پھر الٹی کے، اس کے بعد سیدھی آنکھ کی پلک پر، پھر اُلٹی پر، اب سر میں تیل ڈالئے۔ اور داڑھی کو تیل لگائیں تو نچلے ہونٹ اور ٹھوڑی کے درمیانی بالوں سے آغاز کیجئے *سرسوں کا تیل ڈالنے والا ٹوپی یا عمامہ اُتارتا ہے تو بعض اوقات بدبُو کا بھبکا نکلتا ہے لہٰذا جس سے بن پڑے وہ سر میں عُمدہ خوشبودار تیل ڈالے، خوشبودار تیل بنانے کا ایک آسان طریقہ یہ بھی ہے کہ کھوپرے کے تیل کی شیشی میں اپنے پسندیدہ عطر کے چند قطرے ڈال کر حل کر لیجئے، خوشبودار تیل تیّار ہے۔ سر اور داڑھی کے بالوں کو وقتاً فوقتاً صابُون سے دھوتے رہے *عورتوں کو لازم ہے کہ کنگھی کرنے میں یا سر دھونے میں جو بال نکلیں انھیں کہیں چھپا دیں کہ ان پر اجنبی (یعنی ایسا شخص جس سے ہمیشہ کے لئے نکاح حرام نہ ہو) کی نظر نہ پڑے (بہارِ شریعت ج ۳ ص ۴۴۹) *خاتم المرسلین رحمة للعلیمن صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا۔ (ترمذی ج ۳ ص ۲۹۳ حدیث ۱۷۶۲) یہ نہی (یعنی مُمانَعت مکروہِ) تنزیہی (تَن۔زی۔ہی) ہے اور مقصد یہ ہے کہ مرد کو بناؤ سنگھار میں مشغول نہ رہنا چاہیے (بہارِ شریعت ج ۳ ص ۵۹۲) امام مناوی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ القَوِی فرماتے ہیں: جس شخص کو بالوں کی کثرت کی وجہ سے ضرورت ہو وہ مُطلقاً روزانہ کنگھی کر سکتا ہے (فَيضُ القديرج ۶ ص ۴۰۴) *بارگاہِ رضویت میں ہونے والے سُوال و جواب ملاحظہ ہوں، سُوال: کنگھا داڑھی میں کس کس وقت کیا جائے؟ جواب: کنگھے کے لیے شریعت میں کوئی خاص وَقت مقرر نہیں ہے اِعتِدال (یعنی مِیانہ رَوی) کا حکم ہے، نہ تو یہ ہو کہ آدمی جناتی شکل بنا رہے نہ یہ ہو کہ ہر وقت مانگ چوٹی میں گرفتار (فتاوٰی رضویہ ج ۲۹ ص ۹۲، ۹۴) *کنگھی کرتے وقت سیدھی طرف سے ابتدا کیجئے چنانچہ اُمّ المومنین حضرتِ سیّدَتُنا عائِشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں: شَہَنْشاہِ خیر الانام صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ہر کام میں دائیں (یعنی سیدھی) جانب سے شُروع

کرنا پسند فرماتے یہاں تک کہ جُوتا پہننے، کنگھی کرنے اور طہارت کرنے میں بھی (بُخاری ج ۱ ص ۸۱ حدیث ۱۶۸) شارِحِ بخاری حضرتِ علامہ بدرُالدّین عینی حنفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی اس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یہ تین چیزیں بطورِ مثال ارشاد فرمائی گئیں ہیں، ورنہ ہر کام جو عزّت اور بُزُرگی رکھتا ہے اُسے سیدھی طرف سے شروع کرنا مستحب ہے جیسے مسجِد میں داخِل ہونا، لباس پہننا، مِسواک کرنا، سُرمہ لگانا، ناخن تَراشنا، مونچھیں کاٹنا، بغلوں کے بال اُتارنا، وُضُو، غسل کرنا اور بیتُ الخلا سے باہرآنا وغیرہ اور جس کام میں یہ (یعنی بُزُرگی والی) بات نہیں جیسے مسجد سے باہرآنے، بیتُ الخلا میں داخِل ہونے، ناک صاف کرنے، نیز شلوار اور کپڑے اُتارتے وقت بائیں (یعنی اُلٹی طرف) سے ابتِدا کرنا مستحب ہے (عُمدةُ القاری ج ۲ ص ۴۷۶) * نمازِ جمعہ کے لیے تیل اور خوشبو لگانا مستحب ہے (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۷۷۴) * روزے کی حالت میں داڑھی مونچھ میں تیل لگانا مکروہ نہیں مگر اس لیے تیل لگایا کہ داڑھی بڑھ جائے، حالانکہ ایک مُشت (یعنی ایک مُٹھی) داڑھی ہے تو یہ بغیر روزے کے بھی مکروہ ہے اور روزے میں بدَرَجَۂ اَولیٰ (ایضاً ص ۹۹۷) * میِّت کی داڑھی یا سر کے بال میں کنگھی کرنا، ناجائز وگناہ ہے۔ (دُرِّمُختار ج ۳ ص ۱۰۴) لوگ میِّت کی داڑھی مونڈ ڈالتے ہیں یہ بھی ناجائز گناہ ہے۔ گناہ میِّت پر نہیں مونڈنے اور اس کا حکم کرنے والوں پر ہے۔

تیل کی بوندیں ٹپکتی نہیں بالوں سے رضاؔ
صبحِ عارِض پہ لٹاتے ہیں ستارے گیسو
(حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نماز کے احکام

نماز کے مفسدات بقیہ

(16) عمل کثیر نماز کو فاسد کر دیتا ہے جبکہ نہ نماز کے اعمال سے ہو نہ اصلاح نماز کے لیے کیا گیا ہو (17) دوران نماز کرتہ یا پاجامہ پہننا یا تہبند باندھنا (18) دوران نماز ستر کھل جانا اور اسی حالت میں ایک رُکن ادا کرنا یا تین مقدار سبحن اللہ کہنے کی مقدار وقفہ گزر جانا (19) معمولی سا کھانا پینا نگل لینا (20) نماز شروع کرنے سے پہلے کوئی چیز دانتوں میں موجود تھی وہ چنے کے برابر یا چنے سے زیادہ تھی تو نماز فاسد ہو گی (21) نماز سے قبل کوئی میٹھی چیز کھائی تھی اب اس کے اجزاء منہ میں باقی نہیں صرف تھوک میں کچھ اثر باقی رہ گیا اس کے نگلنے سے نماز فاسد نہ ہو گی (22) منہ میں شکر وغیرہ ہو گھل کر حلق میں پہنچ گئی نماز فاسد ہو گئی (23) دانتوں سے خون نکلا اور تھوک پر غالب ہوا تو نماز نگلنے سے فاسد ہو جائے گی (24) بلا عذر سینے کو سمت کعبہ سے 45 درجہ یا اس سے زیادہ پھیرنا (25) سانپ بچھو ل کو مارنے کے لیے تین قدم چلنا اور تین ضرب سے زیادہ کی حاجت ہو تو نماز فاسد ہو جائے گی (26) پے در پے تین بال اکھیڑے یا تین جوئیں ماری یا ایک ہی جو کو تین بار مارا نماز جاتی رہی (27) ایک رکن میں تین بار کھو جانے سے نماز فاسد ہو جائے گی (28) تکبیرات انتقلات میں اللہ اکبر کے الف کو دراز کرنا (29) قرات میں ایسی غلطی جس سے معنیٰ فاسد ہو جائے۔

کلام امیر اہلسنت:

قسمت مری چمکائیے آقا

مجھ کو بھی در پاک پہ بلوائیے آقا	قسمت مری چمکائیے چمکائیے آقا
آنکھوں میں مری آپ سما جائیے آقا	سینے میں ہو کعبہ تو بسے دل میں مدینہ
للہ مرے خواب میں آ جائیے آقا	بے تاب ہوں بے چین ہوں دیدار کی خاطر
مجبور کی امداد کو اب آئیے آقا	ہر سمت سے آفات و بلیات نے گھیرا
تشریف سرہانے مرے اب لائیے آقا	سکرات کا عالم ہے شہا دم ہے لبوں پر
آ کر ذرا روشن اسے فرمائیے آقا	وحشت ہے اندھیرا ہے مری قبر کے اندر
للہ شفاعت مری فرمائیے آقا	مجرم کو لئے جاتے ہیں اب سوئے جہنم
ویرانہ دل آ کے بسا جائیے آقا	عطار پہ یا شاہ مدینہ ہو عنایت

اشارے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

سبق نمبر 9

رشتے

1	بچہ	8	باپ	15	خالہ
2	بچی	9	بہن	16	ماموں
3	آدمی	10	بھائی	17	ممانی
4	عورت	11	دادا	18	بھابھی
5	دولہا	12	دادی	19	بوڑھا آدمی
6	دلہن	13	چچا	20	بوڑھی عورت
7	ماں	14	چچی		

رنگ برنگے مدنی پھول:

یومِ قفلِ مدینہ (پمفلٹ پڑھ کر سنایا جائے اور ہر مدنی ماہ کی پہلی پیر شریف کو منانے کی ترغیب دلائی جائے)

یومِ قفلِ مدینہ

فضول بات کرنے میں گناہ نہیں مگر فضول بولتے بولتے گناہوں بھری باتوں میں جاپڑنے کا سخت اندیشہ رہتا ہے اس لئے فضول گوئی سے بچنے کی عادت بنانے کیلئے دعوت اسلامی کے مدنی ماحول میں ہر مہینے کی پہلی پیر شریف (یعنی اتوار مغرب تا پیر مغرب تک) "یوم قفل مدینہ" منانے کی اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کیلئے ترغیب ہے ،اس کا لطف تو وہی سمجھ سکتا ہے جو یہ دن مناتا ہے۔اس میں مکتبۃالمدینہ کا رسالہ "خاموش شہزادہ"(48صفحات)ایک بار پڑھنا یا سننا ہے ،اکیلے پڑھئے یا آپس میں تھوڑا تھوڑا پڑھ کر سنا دیجئے ،اس طرح خاموشی کا جذبہ ملے گا۔یوم قفل مدینہ میں حتی الامکان ضرورت کی بات بھی اشارے سے یا لکھ کر کیجئے۔ہاں جو اشارے وغیرہ نہ سمجھتا ہو یا جہاں بولنا ضروری ہو وہاں زبان سے بولئے مثلاً سلام وجواب سلام ،چھینک پر حمد یا حمد کرنے والے کا جواب ،اسی طرح نیکی کی دعوت دینا وغیرہ وغیرہ۔جو لوگ اشارے نہیں سمجھتے ان کے ساتھ ضرورتاً زبان سے بات چیت کیجئے اور یہ مدنی پھول تو عمر بھر کیلئے قبول فرمالیجئے کہ جب بھی کام کی بات کرنی ہو کم سے کم الفاظ میں نمٹا لی جائے ،اتنا زیادہ مت بولئے کہ مخاطب یعنی جس سے بات کر رہے ہیں وہ بیزار ہو جائے۔بہر حال ہر اس انداز سے بچئے جو تنفیر عوام(یعنی لوگوں میں نفرت پھیلنے) کا باعث ہو۔الحمدللہ عزوجل بعض ایسے بھی ہیں جو ہر ماہ لگا تار تین دن "یوم قفل مدینہ" مناتے ہیں ،کاش ہم زندگی بھر روزانہ ہی "یوم قفل مدینہ" منانے والے بن جا ئیں۔کاش دل کے مدنی گلدستے میں عمر بھر کیلئے یہ مدنی پھول سج جائے : "فضول گوئی سے بچو تاکہ گناہوں بھری باتوں میں پڑ کر جہنم میں نہ جاپڑو"

جھوٹ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

درود شریف کی فضیلت

سرکارِمدینہ، راحتِ قلب وسینہ، صاحبِ معطّرپسینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ”اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اسکی دہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔“ (اَلفِردَوس بمأثور الخِطاب ج۵ص۲۷۷حدیث۸۱۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جھوٹ بولنا چھوڑ دو!

ایک شَخص سرکارِ نامدار، دو عالَم کے مالِک و مُختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمت میں حاضِر ہوا اور عَرض کی: میں آپ پر اِیمان لانا چاہتا ہوں مگر میں شَراب نَوشی، بدکاری، چوری اور جُھوٹ سے مَحَبَّت رکھتا ہوں اور لوگ یہ کہتے ہیں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِن چیزوں کو حَرام کہتے ہیں، جبکہ مجھ میں اِن تمام چیزوں کے تَرک کرنے کی طاقت نہیں ہے، اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِس بات پر

راضی ہو جائیں کہ میں اِن میں سے کسی ایک چیز کو تَرْک کر دوں تو میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لانے کو تیّار ہوں۔ نبیِّ رحمت، مالکِ کوثر وجنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: تم جُھوٹ بولنا چھوڑ دو! اُس نے اِس بات کو قَبول کرلیا اور مُسلمان ہو گیا، جب وہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس سے گیا تو اُسے شراب پیش کی گئی، اُس نے سوچا اگر میں نے شراب پی لی اور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے شراب پینے کے مُتَعلّق پُوچھا اور میں نے جُھوٹ بول دیا تو عَہد شِکنی ہو گی اور اگر میں نے سچ بولا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھ پر حَد قائم کردیں گے، یہ سوچ کر اُس نے شراب کو تَرْک کر دیا، پھر اُسے بدکاری کرنے کا موقع مُیَسَّر آیا تو اُس کے دل میں پھر یہی خَیال آیا، لہٰذا اُس نے اِس گُناہ کو بھی تَرْک کر دیا، اسی طرح چوری کا مُعاملہ ہوا، پھر وہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمت میں حاضِر ہوا اور کہنے لگا! یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ نے بہت اچھا کیا کہ مجھے جُھوٹ بولنے سے روک دیا اور اس نے مجھ پر تمام گُناہوں کے دروازے بند کر دیئے، اِس کے بعد وہ شَخْص تمام گُناہوں سے تائب ہو گیا۔ (تفسیرِ کبیر، ۱۶۸/۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! جب ایک شخص نے جُھوٹ کو چھوڑ کر سچ بولنے کا پُخْتہ اِرادہ کر لیا تو وہ کئی کبیرہ گُناہوں سے باز آگیا۔ معلوم ہوا کہ جُھوٹ تمام گُناہوں کی جَڑ ہے۔ تمام بُری عادتوں میں سب سے بُری خَصلت ہے۔ جُھوٹ زبان سے بولا جائے خواہ عمل سے ظاہر کیا جائے بہر صُورت قابلِ مَذمّت ہے۔ جُھوٹ کا مطلب یہ ہے کہ حقیقت کے برعکس کوئی بات کی جائے۔ (حدیقہ ندیہ، ج۲، ص ۴۰۰) یعنی اگر کسی نے پُوچھا: آپ ہفتہ وار اجتماع میں تشریف لائے تھے؟ اور جواباً کہہ دیا: جی

ہاں! (حالانکہ شِرکت نہیں کی) ٗکیاآپ نے کھانا کھا لیا ہے؟ اور جواباً کہہ دیا: جی ہاں! (حالانکہ کھانا نہیں کھایا تھا) تو یہ جُھوٹ ہوا ٗکیونکہ واقِع (حقیقت) کے خِلاف ہے۔ جھوٹ بولنا ایسی بُری عادت ہے کہ ہر مذہب میں اِسے بُرائی سمجھا جاتا ہے ٗ ہمارے پیارے دینِ اسلام نے اِس سے بچنے کی بہت تاکید کی ہے ٗقرآنِ پاک نے کئی مقامات پر اس کی مَذَمَّت بَیان فرمائی اور جھوٹ بولنے والوں پر خُدا کی لَعنَت بھی ہے۔

جھوٹ اور آیاتِ کریمہ:

چُنانچِہ پارہ 17 سُوْرَۃُالْحَجّ آیت نمبر 30 میں اِرْشاد ہوتا ہے.

تَرْجَمۂ کنزالایمانِ: اور بچو جھوٹی بات سے۔

پارہ 14 سُوْرَۃُالنَّحل کی آیت نمبر 105 میں اِرْشادِ باری تَعَالٰی ہے:

تَرْجَمۂ کنزالایمان: جھوٹ بُہتان وہی باندھتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے اور وہی جُھوٹے ہیں۔

صَدْرُالاَفاضِل حضرتِ علّامہ مَولٰانا مُفْتی سَیِّد محمد نَعیمُ الدِّین مُرادآبادی رَحْمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: جُھوٹ بولنا اور اِفْتِرا کرنا (بُہتان لگانا) بے اِیمانوں ہی کا کام ہے ۔(خزائن العرفان، پارہ: ۱۴، النحل، تحت الآیہ: ۱۰۵) اِمامُ الْمُتَکَلِّمِین ٗحضرتِ علّامہ امام فَخْرُالدِّین محمد بن عُمر رازی رَحْمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: یہ آیتِ کریمہ اِس بات پر قَوِی دلیل ہے کہ جُھوٹ تمام کبیرہ گُناہوں میں سب سے بڑا گُناہ اور بَدتَرین بُرائی ہے ٗکیونکہ جُھوٹ بولنے اور جُھوٹا الزام لگانے کی جُرأت وُہی شَخْص کرتا ہے ٗ جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانیوں پر یقین نہ ہو یا جو شَخْص غیر مُسْلِم ہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا جھوٹ کی مَذَمَّت میں اس طرح کا کلام فرمانا ٗنہایت ہی سخت

تَنْبِیْہ ہے۔(التفسیر الکبیر: ۷/۲۷۲، الجزء العشرون، ملتقطاً)

نیکیوں میں دل لگے ہر دم بنا عامِلِ سُنَّت اے نانائے حُسین!
جُھوٹ سے بُغض و حسد سے ہم بچیں کیجئے رحمت اے نانائے حُسین!

(وسائلِ بخشش، ص: ۲۵۸)

ایمان کمزور کردینے والا مَرَض:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اندازہ لگائیے! جُھوٹ بولنے والے کی قرآنِ پاک میں کیسی مَذَمَّت بَیان فرمائی گئی ہے ۔بار بار جھوٹ بولنا ایمان کی کمزوری پر دلالت کرتا ہے اور جھوٹے شَخْص کے باطنی بِگاڑ کا بھی سبب بنتا ہے ،جُھوٹ ایک ایسا مَرَض ہے جو اِیمان کو کمزور اور ناتُواں کرتا چلا جاتا ہے۔ جُھوٹ کا مَرَض لاحِق ہونے کا انداز بھی نرالا اور غیر مَحْسُوس ہوتا ہے' انسان ہر بار جھوٹ بولتے ہوئے یہی سوچتا ہے کہ ایک بار جُھوٹ بولنے سے کونسا بڑا نُقصان ہوجائے گا۔حالانکہ مُعاشَرے میں بگاڑ عُموماً جھوٹ بولنے کی وجہ سے ہی ہوتا ہے جھوٹ بولنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں کذّاب (بہت بڑا جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے اور جہنّم میں داخِل ہوجاتا ہے

جھوٹ اور احادیثِ مبارکہ

آیئے اِسی حوالے سے تین (3) فرامینِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں۔

1. سچ بولنا نیکی ہے اور نیکی جَنَّت میں لے جاتی ہے اور جھوٹ بولنا فِسق وفُجُور ہے اور فِسق وفُجُور (گناہ) دوزخ میں لے جاتا ہے۔(صحیح مسلم، کتاب الادب، باب قبح الکذب، الحدیث: ۲۶۰۷، ص: ۱۴۰۵، ملتقطاً)
2. بیشک سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جَنَّت کی طرف لے جاتی ہے اور بیشک بندہ سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک صِدّیق یعنی بہت سچ بولنے والا ہو جاتا ہے۔ جبکہ جھوٹ گُناہ کی

طرف لے جاتا ہے اور گُناہ جہنَّم کی طرف لے جاتا ہے اور بے شک بندہ جُھوٹ بولتا رہتا ہے ' یہاں تک کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے نزدیک کذّاب یعنی بہت بڑا جُھوٹا ہو جاتا ہے۔(بخاری 'کتاب الادب ' باب قول اللہ تعالیٰ '۴/۱۲۵ ' رقم : ۶۰۹۴)

3. بارگاہِ رسالت میں ایک شَخْص نے حاضِر ہو کر عَرْض کی : یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ! جہنَّم میں لے جانے والا عَمَل کونسا ہے ؟ فرمایا : جُھوٹ بولنا ' جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو گُناہ کرتا ہے اور جب گُناہ کرتا ہے تو ناشُکری کرتا ہے اور جب ناشُکری کرتا ہے تو جہنَّم میں داخِل ہو جاتا ہے۔(المسند للامام احمد بن حنبل ' مسند عبداللہ ابن عمرو بن العاص ' ۲/۵۸۹ ' رقم : ۶۶۵۲)

ہائے نافرمانیاں بدکاریاں بے باکیاں
آہ ! نامے میں گناہوں کی بڑی بھرمار ہے

زِندگی کی شام ڈھلتی جارہی ہے ہائے نَفْس !
گرم روز و شَب گناہوں کا ہی بس بازار ہے

(وسائلِ بخشش ' ص : ۴۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! دیکھا آپ نے ! جُھوٹ کتنی ہلاکت خیز بیماری ہے۔انسان کے لگاتار جھوٹ بولتے رہنے کی وجہ سے وہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے نزدیک بہت بڑا جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔ہم میں سے کوئی ہرگز یہ نہیں چاہے گا کہ ہمارا نام تھانے میں مُجْرِموں کے رَجِسٹر میں دَرْج کر دیا جائے اور اگر ایسا ہو جائے تو ہمارے دِن کا چین اور راتوں کی نیند و سُکون برباد ہو جائے ' غور کیجئے ! جب مُجْرِموں کی فہرست میں اپنا نام دیکھنا کسی کو منظور نہیں تو خُدائے واحِد و قہّار عَزَّ وَجَلَّ کے نزدیک اگر کسی کو جُھوٹوں کی فہرست میں ڈال دیا جائے اور مُسلْسَل جُھوٹ بولنے کی وجہ سے اسے کَذَّاب یعنی بہت بڑا جھوٹا لکھ دیا جائے ' ایک مُسلمان کو یہ بھی گوارا نہیں ہونا چاہیے۔اسی طرح اگر کسی کو معلوم ہو کہ فُلاں راستے میں قدم قدم پر خطرہ ہے ' اس پر

جانے سے جان ومال کا نُقصان بھی ہو سکتا ہے، تو عقلمند شَخْص ہمیشہ اس راستے پر جانے سے بچتا رہے گا، مگر افسوس! ہمیں اپنی دنیا بہتر بنانے کی فِکْر تو ہر دَم لگی رہتی ہے، لیکن ہم اپنی آخرت اچھی بنانے کی کوشش سے یکسر غافِل ہیں، ہم جانتے ہیں کہ جھوٹ جہنَّم کی طرف جانے والا ایک خطر ناک راستہ ہے، مگر ہم سارے خطرات کو نظر انداز کرتے ہوئے بڑی تیزی سے اس راستے پر چلے جارہے ہیں، افسوس صَد کروڑ افسوس! اب تو جھوٹ بولنے والوں نے مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ جھوٹ کو بُرائی سمجھنا ہی چھوڑ دیا۔ دُنیا میں جُھوٹ بول کر چند ٹکوں کا فائدہ اُٹھانے والے، جُھوٹے چُٹکلوں کے ذریعے دوسروں کو ہنسانے والے، جُھوٹے خواب سُنا کر دوسروں کا دِل بہلانے والے، اپنے نام کے ساتھ جھوٹے اَلْقابات لگا کر حُبِّ جاہ (عزت و شُہرت کی مَحبّت) کا سامان کرنے والے یاد رکھیں! کہ مرنے کے بعد جھوٹ کا عذاب ہرگز ہرگز برداشت نہ ہو سکے گا۔ چُنانچہ

جھوٹے شَخْص کو ملنے والے عَذابات:

نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: خَواب میں ایک شَخْص میرے پاس آیا اور بولا: چلئے! میں اُس کے ساتھ چَل دِیا، میں نے دو (2) آدمی دیکھے، ان میں ایک کھڑا اور دُوسرا بیٹھا تھا، کھڑے ہوئے شَخْص کے ہاتھ میں لَوہے کا زَنْبُور تھا، جسے وہ بیٹھے شَخْص کے ایک جَبڑے میں ڈال کر اُسے گُدّی تک چِیر دیتا، پھر زَنْبُور نکال کر دُوسرے جَبڑے میں ڈال کر چِیرتا، اِتنے میں پہلے والا جَبڑا اپنی اَصْلی حالت پر لَوٹ آتا، میں نے لانے والے شَخْص سے پُوچھا: یہ کیا ہے؟ اُس نے کہا: یہ جُھوٹا شَخْص ہے، اِسے قِیامت تک قَبْر میں یہی عذاب دیا جاتا رہے گا۔ (مساوئ الاخلاق للخرائطی، باب ماجاء فی الکذب وقبح ماأتی بہ اھلہ، ص: ۷۶، حدیث: ۱۳۱، جھوٹا چور، ص: ۱۴)

مشہور بُزرگ حضرتِ سَیِّدُنا ابُوعبدُالرَّحمٰن حاتِمِ اَصَمّ بلخی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیہِ فرماتے ہیں : ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ "جھوٹا" دوزخ میں کُتّے کی شکل میں بدل جائے گا۔ "حسد کرنے والا" جہنّم میں سُوَر کی شکل میں بدل جائے گا اور "غیبت کرنے والا" جہنّم میں بندر کی شکل میں بدل جائے گا۔ (تنبیہ المغترین، ص: ۱۹۴،

از جھوٹا چور : ۱۰)

خَطاؤں کو میری مِٹا یاالٰہی !	مجھے نیک خَصلت بنا یاالٰہی !
مجھے غیبت وچُغلی وبدگمانی	کی آفات سے تُو بچا یاالٰہی !
زبان اور آنکھوں کا قُفلِ مدینہ	عطا ہو پئے مُصطَفٰے یاالٰہی !

(وسائلِ بخشش، ص: ۱۰۰،۱۰۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس روایت میں جہاں حَسَد کے مَذمُوم جَذبے کو دِل میں جگہ دینے والوں اور لوگوں کی غیبت کرنے والوں کے لیے دَرسِ عِبرت ہے ' وُہیں جُھوٹ بولنے والوں کیلئے بھی سبق مَوجود ہے۔ جُھوٹ بول کر اِس فانی دُنیا میں وَقتی کامیابی پانے والا پُھولے نہیں سَماتا، لیکن قَبر و آخرت میں سِوائے کفِ افسوس (یعنی افسوس سے ہاتھ مَلنے) کے اِس کے پاس کوئی اور چارہ نہ ہوگا۔ ذرا غور کیجئے ! دُنیا میں داڑھ کا دَرد نہ سہہ سکنے والا آخِرت میں جبڑے چِیرے جانے پر ہونے والی تکلیف کس طرح برداشت کرسکے گا؟ دُنیا میں ایک مچھر کے کاٹ لینے پر بے قَرار ہوجانے والا، جھوٹ بولنے کی وجہ سے قَبر میں ہونے والے عذاب کو کس طرح سہہ سکے گا؟ اور بسا اَوقات تو ایسا بھی ہوتا ہے کہ جھوٹا شَخص اپنے جھوٹ کی وجہ سے

اس دنیا میں ہی قہرِ الٰہی میں مُبتَلا ہو جاتا ہے۔ چُنانچہ

جُھوٹا چور:

ایک شَخْص نے اپنے چچا کے بیٹے (Cousin) کا مال چُرالیا، مالِک نے چور کو حَرَمِ پاک میں پکڑ لیا اور کہا: یہ میرا مال ہے! چور نے کہا: تم جُھوٹ بولتے ہو! اُس شَخْص نے کہا: ایسی بات ہے تو قَسَم کھا کر دِکھاؤ! یہ سُن کر اُس چور نے (کعبہ شریف کے سامنے) "مقامِ ابراہیم" کے پاس کھڑے ہو کر قَسَم کھالی، یہ دیکھ کر مال کے مالِک نے "رُکْنِ یَمانی" اور "مقامِ ابراہیم" کے درمیان کھڑے ہو کر دُعا کیلئے ہاتھ اُٹھا لئے، ابھی وہ دُعا مانگ ہی رہا تھا کہ چور پاگل ہو گیا اور وہ مکہ شریف میں اِس طرح چیخنے چِلّانے لگا: "مجھے کیا ہو گیا؟ اور مال کو کیا ہو گیا! اور مال کے مالِک کو کیا ہو گیا!" یہ خَبَر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دادا جان حضرتِ سَیِّدُنا عَبْدُ الْمُطَّلِب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو پہنچی، تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تشریف لائے اور وہ مال جَمْع کر کے جس کا تھا، اُس شَخْص کو دے دیا اور وہ اُسے لے کر چلا گیا، جب کہ وہ چور پاگلوں کی طرح (بھاگتا اور) چیختا چِلّاتا رہا، یہاں تک کہ ایک پہاڑ سے نیچے گِر کر مر گیا اور جنگلی جانور اُس کو کھا گئے۔ (اَخْبارُ مَکّۃ لِلْاَزْرَقی: ۲/۲۶ مُلَخّصًا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! چوری کرنے، جھوٹی قسم کھانے اور جھوٹ بولنے والا کیسے عِبْرَت ناک انجام سے دوچار ہوا۔ اس لیے ہمیں بھی چوری کرنے، جُھوٹی قسمیں کھانے اور خُصُوصاً جُھوٹ جیسے

بَدترین گُناہ سے بچنا چاہیے۔(از جھوٹا چور، ص: ۳)

مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوجائیں:

ہر طرح کے گُناہوں خُصُوصاً جھوٹ سے بچنے اور سچ کی عادت بنانے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں۔ یاد رکھئے! خَربوزے کو دیکھ کر خَربوزہ رنگ پکڑتا ہے ،تِل کو گُلاب کے پُھول میں رکھ دیا جائے تو اُس کی صُحبت میں رہ کر گُلابی ہو جاتا ہے، اسی طرح تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سِیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر عاشقانِ رسول کی صُحبت میں رہنے والا ،اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رَسُول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مہربانی سے بے وَقعت پتھر بھی "اَنمول ہیرا" بن کر خُوب جگمگاتا ہے۔(پردے کے بارے میں سُوال جواب، ص: ۱۰۹) اگر ہم بھی جُھوٹ، غیبت، چُغلی، فلمیں ڈِرامے دیکھنے دکھانے، گانے باجے سُننے، سُنانے جیسی بُری عادتوں سے پیچھا چُھڑانا چاہتے ہیں تو ہاتھوں ہاتھ اس مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر عملی طور پر دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں شرکت کی سعادت حاصل کرتے رہیں، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سُنَّتوں کی تَرْبِیَت کیلئے راہِ خدا میں سفر اِخْتِیار کریں، کامیاب زِندگی گُزارنے اور اپنی آخرت سنوارنے کیلئے روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی انعامات کے رِسالے میں دیے گئے خانے پُر کر کے ذِمہ دار کو ہر مَدَنی ماہ کی 10 تاریخ کا اِنتظار کیے بغیر، پہلی تاریخ کو ہی جَمْع کروانے کا معمول بنالیں۔اس کے ساتھ ساتھ ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع، ہفتہ وار اجتماعی طور پر دیکھے جانے والے "مدنی مذاکرے" میں خود بھی شرکت اور دُوسروں تک بھی اس کی دعوت پہنچاتے رہیں، دعوتِ اسلامی کے کا ہر دلعزیز، 100 فیصد اسلامی چینل" مَدَنی چینل" خود بھی دیکھتے رہیں اور دُوسروں کو بھی دیکھنے کی ترغیب دِلاتے رہیں۔ اگران مدنی کاموں میں مُستقل مزاجی کے ساتھ شرکت اور دعوتِ اسلامی

کے مدنی ماحول میں اِستقامت نصیب ہو گئی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ و رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت مزید پیدا ہو گی، صحابہ و اولیاء کا مُبارک فیضان جاری و ساری ہو جائے گا گناہوں سے دِل بیزار ہو گا اور فکرِ آخرت کے ساتھ سُنّتوں کے مُطابِق زِندگی بَسَر کرنے کا بھی ذِہن بنے گا۔اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ

ہمیں عالِموں اور بُزرگوں کے آداب — سِکھاتا ہے ہر دَم سَدا مَدَنی ماحول
یہاں سُنّتیں سیکھنے کو مِلیں گی — دِلائے گا خوفِ خُدا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش، ص: ۶۴۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! — صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہر عمل کا نتیجہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم دُنیا میں جو عَمَل کرتے ہیں، اُس کے نتائج بھی ہمارے سامنے آتے رہتے ہیں۔اگر عَمَل نیک ہو تو اس کا نتیجہ بھی اچھا ہو گا اور اگر عَمَل بُرا ہو تو یقیناً اُس کا نتیجہ بھی بُرا ہی سامنے آئے گا۔چونکہ جُھوٹ بُرے اعمال سے تَعلُّق رکھتا ہے، تو اس کے نَتائج بھی بُرے ہی نکلتے ہیں ۔ بَسا اَوْقات جُھوٹ بولنے میں بظاہر فائدہ مَحسُوس ہو رہا ہوتا ہے، مگر اَنجام بالآخر بُرا ہی ہوتا ہے، اگر دُنیا میں بُرا نتیجہ سامنے نہ بھی آئے، تب بھی قَبر و آخِرت میں اِس کے سبب ضَرور پکڑ ہو سکتی ہے۔آیئے! اَحادیثِ مُبارَکہ میں بَیان کردہ جُھوٹ کی مُختلف تباہ کاریاں سُنتے ہیں۔

جُھوٹ کے بھیانک نَتائج:

☆...جب بندہ جُھوٹ بولتا ہے، اس کی بَدبُو سے فِرِشتہ ایک مِیْل دُور ہو جاتا ہے۔(ترمذی، باب ماجاء فی الصدق والکذب، الحدیث: ۱۹۷۹، ۳/۳۹۲)

☆...جُھوٹ بولنا سب سے بَڑی خِیانت ہے۔(سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی المعاریض، الحدیث: ۴۹۷۱، ۴/۳۸۱)

☆...جُھوٹ ایمان کے مُخالِف ہے۔(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند ابی بکر الصدیق، الحدیث: ۱۶، ۱/۲۲)

☆...لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولنے والے کیلئے ہَلاکت ہے۔(سنن الترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء من تکلم بالکلمۃ لیضحک الناس، الحدیث: ۲۳۲۲، ۴/۱۴۲)

☆...لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولنے والا جہنَّم کی اِتنی گہرائی میں گِرتا ہے جو آسمان و زمین کے درمیانی فاصلے سے زِیادہ ہے۔(شعب الایمان، باب فی حفظ اللسان، الحدیث: ۴۸۳۲، ۴/۲۱۳)

☆... جھوٹ بولنے سے مُنہ کالا ہو جاتا ہے۔(شعب الایمان، باب فی حفظ اللسان، الحدیث: ۴۸۱۳، ۴/۲۰۸)

☆... جھوٹی بات کہنا کبیرہ گُناہ ہے۔(المعجم الکبیر، الحدیث: ۲۹۳، ۱۸/۱۴۰ ملخصاً)

☆...جُھوٹ بولنا مُنافِق کی عَلامتوں میں سے ایک نِشانی ہے۔(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب خصال المنافق، الحدیث: ۱۰۶، ص: ۵۰)

☆... جھوٹ بولنے والے قِیامت کے دن، اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے نزدیک سب سے زِیادہ ناپسندیدہ اَفراد میں شامِل ہوں گے۔

میں فالتو باتوں سے رہوں دُور ہمیشہ
چُپ رہنے کا اللہ سَلِیقہ تُو سکھا دے!

میں جُھوٹ نہ بولوں کبھی گالی نہ نِکالوں !　　　　اللہ مَرَض سے تُو گُناہوں کے شِفا دے !

(وسائلِ بخشش، ص۱۱۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ جُھوٹ آخرت کیلئے کتنی نُقْصان دِہ چیز ہے۔ اس لیے عَقْلمند وہی ہے کہ جو جُھوٹ سے پیچھا چُھڑا کر ہمیشہ سچ کا دامَن تھامے رہے۔ سچ بولنے سے اِنْسان نہ صِرف جھوٹ کی اِن وَعِیدوں سے بچ سکے گا بلکہ سچ بولنے کے فَوائد سے بھی مالامال ہوگا۔ چُنانچہ

سچ بولنے کے دس (10) فوائد:

حکیمُ الامّت، مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: (1) جو شَخْص سچ بولنے کا عادی ہوجائے، اللہ عَزَّ وَجَلَّ اُسے نیک کار بنادے گا۔ (2) اس کی عادت اچھے کام کرنے کی ہوجائے گی۔ (3) اُس کی بَرَکت سے وہ مرتے وَقْت تک نیک رہے گا۔ (4) بُرائیوں سے بچے گا۔ (5) جو اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے نزدیک صِدّیق ہوجائے اس کا خاتِمہ اچھا ہوتا ہے۔ (6) وہ ہر قسم کے عذاب سے مَحْفُوظ رہتا ہے۔ (7) ہر قسم کا ثَواب پاتا ہے۔ (8) دُنیا بھی اُسے سچّا کہنے، اچھا سمجھنے لگتی ہے۔ (9) اُس کی عزّت لوگوں کے دِلوں میں بیٹھ جاتی ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ج۶/۴۵۲) (10) سچ ایک ایسا نُور ہے جو سچ بولنے والوں کے دلوں کی ہدایت کا سبب بنتا ہے، جس قَدر اُنہیں اپنے رَبّ عَزَّ وَجَلَّ کا قُرب حاصِل ہوتا ہے، اُتنا ہی اُنہیں وہ نُور حاصِل ہوتا جاتا ہے۔ (تفسیر روح البیان، پ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۳۵، ۷/۱۷۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے سچ بولنے والے خُوش نصیب لوگ کیسے کیسے عَظِیْمُ الشّان فَضائِل اور دُنیا و آخِرت کے اِنْعامات سے سَرفَراز ہوتے ہیں 'لہٰذا اگر ہم بھی ان اِنعامات و فضائِل کے حُصُول کے خواہِشمند ہیں تو ہمیں بھی اپنے آپ کو سچ کا خُوگر (عادی) بنانا ہوگا۔ واقعی جہاں سچ بولنے کے اُخْرَوی فَضائل و بَرکات حاصِل ہوتے ہیں 'وہیں بَسا اَوْقات بڑی بڑی دُنیوی پریشانیوں سے بھی نَجات مِل جاتی ہے 'اِس ضِمْن میں ایک نہایت اِیمان افروز حِکایت سُنئے اور حق گوئی (سچ بولنے) کو اپنی گُفتار کا اہم ترین حصہ بنانے کی پُخْتہ نِیّت کر لیجئے۔

سچا چرواہا:

حضرتِ نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حضرت عبدُاللّٰہ بن عُمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے بعض ساتھیوں کے ساتھ ایک سفر میں تھے 'راستے میں ایک جگہ ٹھہرے اور کھانے کے لیے دَسْترخوان بچھایا 'اِتنے میں ایک چرواہا (یعنی بکریاں چَرانے والا) وہاں آگیا 'آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: آیئے 'دَسْترخوان سے کچھ لے لیجئے 'عَرْض کی: میرا روزہ ہے 'حضرتِ عبدُاللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: کیا تم اِس سَخْت گرمی کے دِن میں (نَفْل) روزہ رکھے ہوئے ہو 'جبکہ تم ان پہاڑوں میں بکریاں چَرا رہے ہو 'اُس نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلّ کی قَسم! میں یہ اِس لیے کر رہا ہوں کہ زِندگی کے گُزرے ہوئے دِنوں کی تَلافی (یعنی بدلہ ادا) کر لوں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اُس کی پرہیز گاری کا امتحان لینے کے اِرادے سے فرمایا: کیا تم اپنی بکریوں میں سے ایک بکری ہمیں بیچو گے؟ اس کی قیمت اور گوشت بھی تمہیں دیں گے تاکہ تم اس سے روزہ اِفْطار کر سکو 'اُس نے جواب دیا: یہ بکریاں میری نہیں ہیں 'میرے مالک کی ہیں 'آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے آزمانے کے لیے فرمایا: مالک سے کہہ دینا کہ بھیڑیا 'ان میں سے

ایک کو لے گیا ہے' غُلام نے کہا: تو پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کہاں ہے؟ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تو دیکھ رہا ہے' وہ تو حقیقت کو جانتا ہے اور اس پر میری پکڑ فرمائے گا) 'جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مدینے واپس تشریف لائے تو اُس کے مالِک سے غُلام اور ساری بکریاں خرید لیں' پھر چَرواہے کو آزاد کر دیا اور بکریاں بھی اُسے تحفے میں دے دیں۔ (شُعَبُ الْاِیمان: ۳۲۹/۴' حدیث: ۵۲۹۱' مُلَخَّصاً' از جھوٹا چور' ص: ۱۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سچ بولنے سے نہ صِرف اس دُنیا میں ڈھیروں بھلائیاں نصیب ہوتی ہیں بلکہ بندہ جُھوٹ جیسے گُناہ میں مُبْتَلا ہونے سے بھی بچ جاتا ہے۔ اس لیے ہمیشہ سچ بولنے کی عادت بنائیے اور جُھوٹ بولنے کی عادت سے جان چُھڑائیے! ۔ کیسی ہی مُشْکِل ہو' بڑی سے بڑی مصیبت آن پڑے' ہرگز ہرگز جُھوٹ کا سہارا نہ لیجئے اور سچ پر مَضْبُوطی سے جَم جائیے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دِین و دُنیا کی بھلائیاں نصیب ہوں گی۔

سچ بولنے سے جان بچ گئی:

مَنْقُول ہے کہ ایک دن حَجّاج بن یُوسُف چند قَیدیوں کو قَتْل کروا رہا تھا' ایک قَیدی اُٹھ کر کہنے لگا: اے اَمیر! میرا تم پر ایک حق ہے۔ حَجّاج نے پُوچھا: وہ کیا؟ کہنے لگا: ایک دن فُلاں شَخْص تمہیں بُرا بَھلا کہہ رہا تھا' تو میں نے تمہارا دِفاع (یعنی بچاؤ) کیا تھا۔ حَجّاج بولا: اِس کا گواہ کون ہے؟ اُس شَخْص نے کہا: میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا واسِطہ دے کر کہتا ہوں کہ جس نے وہ گُفتگو سُنی تھی وہ گَواہی دے۔ ایک دوسرے قَیدی نے اُٹھ کر کہا: ہاں! یہ واقِعہ میرے سامنے پیش آیا تھا۔ حَجّاج نے کہا: پہلے قَیدی کو رِہا کر دو' پھر گواہی دینے والے

سے پوچھا: تجھے کیا رُکاوٹ تھی کہ تُو نے اُس قیدی کی طرح میرا دِفاع (یعنی بچاؤ) نہ کیا؟ اُس نے سچّائی سے کام لیتے ہوئے کہا: ''رُکاوٹ یہ تھی کہ میرے دل میں تمہاری پُرانی دُشمنی تھی۔'' حَجّاج نے کہا: اسے بھی رِہا کردو، کیونکہ اس نے بڑی ہِمّت کے ساتھ سچ بولا ہے۔(وَفیات الاَعْیان لابن خلکان: ۲/ ۲۸،از جھوٹا چور، ص: ۱۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا سچ بولنے والا ہمیشہ کامیاب ہوتا ہے، کیوں کہ "سانچ کو آنچ نہیں"یعنی سچ بولنے والے کو کوئی خطرہ نہیں، وہ سَراسَر فائدے میں ہی ہے۔ مگر افسوس !صَد افسوس! آج ہمارے مُعاشَرے میں جُھوٹ ایک وَبائی مَرَض کی صُورت اِخْتِیار کر گیا ہے۔ مرد ہو یا عورت، چھوٹا ہو یا بڑا، اَمیر ہو یا غَرِیب، وَزِیر ہو یا اُس کا مشیر، افسر ہو یا کوئی چوکیدار، اَلْغَرَض! مُعاشَرے کا تَقْرِیباً ہر فرد اِس مَرَض کا مریض نَظَر آتا ہے۔ بد قسمتی سے آج کل ایسے مَواقِع پر بھی جھوٹ کا سَہارا لے لیا جاتا ہے، جہاں سچ بولنے کی صُورت میں بھی کوئی دُنیوی نُقصان نہیں ہوتا۔

بچّوں سے جھوٹ بولنا:

اِنہی صُورتوں میں سے ایک، والِدَین کا اپنے کَم عُمر بچوں سے جُھوٹ بولنا بھی ہے۔ عُموماً دیکھا جاتا ہے کہ والِدَین چھوٹے بچّوں سے اپنی بات مَنْوانے کیلئے طرح طرح کے جُھوٹ بولتے ہیں۔ جیسے اِدھر آؤ بیٹا! چیز لے لو، پھر چلے جانا، (حالانکہ کچھ دینا نہیں ہوتا) یا چھوٹے بچّے کو بہلانے کیلئے یہ کہنا کہ بیٹا چُپ ہو جاؤ، ہم تمہیں کِھلونے لاکر دیں گے۔(جبکہ ایسا اِرادہ نہیں ہوتا) اسی طرح بات نہ ماننے پر انہیں ڈرانے کے لیے جُھوٹ بول دینا۔ جیسے جلدی سو جاؤ ورنہ بلّی یا کُتّا آجائے گا وغیرہ وغیرہ۔ یاد رکھئے! اس طرح کے تمام جُملے جھوٹ کو شامل ہیں اور کہنے والا جہاں خود جھوٹ کے سَبَب سَخْت گنہگار ہو رہا ہوتا ہے، وہیں

اِن جھوٹے جُملوں سے بچّے کی اَخلاقی تَرْبِیَت پر بھی گہرا اَثَر پڑتا ہے' جس کے نتیجے میں وہ بچپن ہی سے سچ سننے اور سچ بولنے سے مَحروم ہو کر جھوٹ سننے اور جھوٹ بولنے کا عادی بن جاتا ہے۔ ایسے ماحول میں پَرْوَرِش پانے والا بچّہ جیسے ہی تھوڑا سمجھدار ہوتا ہے' بات بات پہ جھوٹ بولنے لگتا ہے' لٰہذا ہمیں اپنے بچّوں سے بھی جھوٹ نہیں بولنا چاہیے۔

حضرتِ سَیِّدُنا عبداللّٰہ بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے: مُصْطَفٰی جانِ رَحمت' شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہمارے مکان میں تشریف فرما تھے۔ میری ماں نے مجھے بُلایا کہ آؤ! تمہیں کچھ دُوں گی۔ حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) نے فرمایا: کیا چیز دینے کا اِرادہ ہے؟ اُنہوں نے عَرْض کی: کھجور دوں گی۔ اِرْشاد فرمایا: اگر تُو کچھ نہیں دیتی تو یہ تیرے ذِمّے جُھوٹ لکھا جاتا۔ (سُنَنِ ابوداؤد: ۴/۳۸۷' حدیث ۴۹۹۱)

سچّی بات سِکھاتے یہ ہیں سِیدھی راہ چلاتے یہ ہیں
اپنی بنی ہم آپ بگاڑیں کون بنائے بناتے یہ ہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ بات بَخُوبی معلوم ہوگئی کہ بچّوں کے ساتھ بھی جُھوٹ بولنے کی شرعاً اِجازت نہیں' لٰہذا آج تک جس نے ایسا کیا اُسے فوراً سچّی تَوبہ کرنی چاہیے اور ہمیشہ سچ کی عادت اپنانی چاہیے۔ خُود بھی جُھوٹ سے بچئے اور اپنی اَولاد کو بھی اس بُری عادت سے بچانے کا سامان کیجئے۔ اس کیلئے شیخِ طریقت' اَمِیرِ اہلسنّت' بانیِ دعوتِ اسلامی' حضرتِ علّامہ مَولانا اَبُو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ

بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے 36 صفحات پر مشتمل رِسالے ''جُھوٹا چور'' کا خُود بھی مُطالَعہ کیجئے اور اپنے بچّوں کو بھی یہ رِسالہ پڑھنے کی تَرغِیب دلائیے۔اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ جُھوٹ بولنے کی عادت سے جان چُھوٹ جائے گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جُھوٹے القابات لگانا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے ہاں چند ایسی اِصْطِلاحات ہیں، جو کسی خاص مَنْصَب یا خاص ڈِگری(Degree) پر دَلالت کرتی ہیں، لیکن دھوکہ، فریب اور بہت زِیادہ جُھوٹ بولنے کے سبب اِن اِصْطِلاحات کو ایسے لوگ بھی اِسْتِعْمال کرتے نَظَر آتے ہیں، جن کا اِن ڈِگریوں اور عُہدوں سے دُور دُور کا بھی تَعَلُّق نہیں ہوتا، اگر کچھ تَعَلُّق اور نِسبَت ہو بھی جائے، تب بھی یہ اَفراد اِن اِصْطِلاحات کو اِسْتِعْمال کرنے کے مَجاز نہیں ہوتے۔عُموماً وہ لوگ کہ جنہیں اَدْوِیات کا تھوڑا بہت علم ہو جائے یا جو بطور ڈِسپِنسر (Dispenser)، یا کسی کلینک(Clinic) میں بطور ہیلپر(Helper یعنی مُعاوِن) کام کر چکے ہوں، تو وہ بھی اپنے آپ کو نہ صرف "ڈاکٹر(Doctor)" کہتے دِکھائی دیتے ہیں بلکہ اپنے لیے ''ڈاکٹر'' کا لَفْظ کہلوانا پسند بھی کرتے ہیں، حالانکہ ''ڈاکٹر'' کا لَفْظ ایک خاص ڈِگری کی نِشاندہی کرتا ہے اور اسے وہی شَخْص اِسْتِعْمال کر سکتا ہے کہ جو اس کا اَہل بھی ہو۔اِس کے عِلاوَہ کسی اور کا اسے اِسْتِعْمال کرنا قانوناً جُرم اور شَرعاً جُھوٹ کہلائے گا۔اِسی طرح بعض اَفْراد کو جب چند جڑی بُوٹیوں کا علم ہو جائے یا عِلْمِ طِبّ کے بعض نُسخے پتہ چل جائیں تو وہ بھی اپنے نام کے ساتھ "حکیم صاحب" کہلوانے اور لکھنے میں بڑا فخر محسوس کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ سَراسَر جُھوٹ اور دھوکہ ہے۔اسی طرح جھوٹ کا بازار اس قَدر گرم ہے کہ بعض علم سے کورے

(خالی) لوگ بھی عُلَماء کی صَف میں گُھسنے سے دَریغ نہیں کرتے۔ ہمارے یہاں لفظِ "مولانا" دِین کا علم رکھنے والوں کیلئے بولا جاتا ہے، لیکن دیکھا گیا ہے کہ نِرے جاہِل لوگ بھی صرف اسی لفظ کو نہیں بلکہ اس سے بڑھ کر "عَلَّامَہ وفَہَّامَہ" (بہت زیادہ علم رکھنے والا، بہت سمجھ بُوجھ رکھنے والا) وغیرہ جیسے الفاظ اپنے لیے اِستِعمال کرنے میں ذرا نہیں ہچکچاتے۔ حالانکہ ایسا کرنا سَراسَر جھوٹ اور نِرا وَبال ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غیر سَیِّد کا سادات بننا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے مُعاشَرے میں پائی جانے والی باطِنی بیماریوں میں سے ایک بہت ہی خَطَرناک بیماری "حُبِّ جاہ" بھی ہے، جس کا مطلب ہے شُہرت و عزّت کی خواہش کرنا۔ (نیکی کی دعوت، ص۸۷) اور یہ خواہش ہر فَساد کی جڑ ہے۔ بسا اَوقات یہ دِین کو بھی تباہ و برباد کر دیتی ہے، اس لیے اِس سے بچنا بہت ضَروری ہے۔ ایک مُسلمان کے لیے تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمانِ عِبرت نِشان ہی کافی ہے: کہ دو (2) بُھوکے بھیڑیے بکریوں کے ریوڑ میں اِتنی تَباہی نہیں مچاتے جتنی تَباہی حُبِّ جاہ و مال (یعنی مال و دَولت اور عزّت و شُہرت کی مَحَبَّت) مُسلمان کے دِین میں مچاتی ہے۔ (ترمذی، کتاب الزہد، باب ماجاء فی اخذ المال، ۱۶۶/۴، حدیث ۲۳۸۳) بَیان کردہ حدیثِ پاک سے مَعلُوم ہوا کہ حُبِّ جاہ میں ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔ اس ناپاک بیماری کی آفتوں کے سَبَب حضرتِ سَیِّدُنا ابُو نَصر بِشر حافی مَرْوَزِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: میں کسی ایسے شَخص کو نہیں جانتا جو اپنی شُہرت چاہتا ہو اور اس کا دِین تَباہ و برباد اور وہ خُود ذَلیل و خوار نہ ہوا ہو۔ (احیاء العلوم، کتاب ذم الجاہ والریاء، بیان ذم الشہرۃ۔۔۔الخ، ۳۴۰/۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اندازہ لگائیے کہ اپنی شُہرت و عزّت کی خَواہش کرنا کیسا خَطَرناک مَرَض ہے۔ اسی مَرَض کا شِکار بَعض اَفراد ایسے بھی ہوتے ہیں کہ لوگوں سے عزّت پانے کیلئے جھوٹ کا

سَہارا لیتے ہوئے اپنی ذات بدلنے سے بھی گُریز نہیں کرتے۔ برِّ صغیر پاک و ہند میں "سَیِّد" کا لفظ ایسے لوگوں کے لیے بولا جاتا ہے، جن کا سِلْسِلۂ نَسَب اپنے والد کی طرف سے حُضُورِ اَنْور، شافعِ مَحْشَر صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے جاملتا ہو۔ ہمارے ہاں جاہ وحَشْمت اور قَدر و مَنْزِلَت کو پانے کیلئے بَعْض غَیْر سَیِّد اَفراد بھی اپنے آپ کو "سادات" کہلواتے ہیں، حالانکہ یہ بات حَقِیقَت سے بہت دُور ہوتی ہے۔

یاد رہے! اپنے حَقِیقی باپ کو چھوڑ کر کسی دوسرے کو اپنا باپ بتانا یا اپنے خاندان ونَسَب کو چھوڑ کر کسی دوسرے خاندان سے اپنا نَسَب جوڑنا حَرام اور جَنَّت سے مَحْروم ہو کر دوزخ میں لے جانے والا کام ہے۔ اس بارے میں بڑی سَخْت وعیدیں حدیثوں میں آئی ہیں چُنانچہ

حضرتِ عبدُاللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مَرْوِی ہے: رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ جو شَخْص اپنے باپ کے غَیْر کو اپنا باپ بنانے کا دعویٰ کرے۔ وہ جَنَّت کی خُوشبو بھی نہیں سُونگھے گا، حالانکہ جَنَّت کی خُوشبُو پانچ سو(500) بَرَس کی راہ سے پائی جائے گی۔ (الترغیب والترہیب، کتاب النکاح، الترہیب ان ینتسب... الخ، ۳/۵۲، الحدیث: ۵)

دو جہاں کے سُلطان، سَرورِ ذیشان، محبوبِ رَحمٰن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نِشان ہے: جو اپنے باپ کے غَیر کو اپنا باپ بنانے کا دَعْویٰ کرے، حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں ہے، تو اس پر جنَّت حَرام ہے۔ (بُخاری، ۴/ ۳۲۶، حدیث: ۶۷۶۶)

شَیْخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنت، حضرت علّامہ مَولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہاں وہ لوگ عِبْرت حاصِل کریں جو لے پالک بچے کا دِل رکھنے کیلئے اُس پر اپنے آپ کو حقیقی باپ ظاہِر کرتے ہیں اور وہ بھی بے چارہ عُمر بھر اُسی کو اپنا حقیقی باپ سمجھتا ہے، اپنے سچے باپ کو اِیصالِ ثَواب اور اُس کیلئے دُعا کرنے تک سے مَحْرُوم رہتا ہے۔ یاد رکھئے! ضَروری

دستاویزات، شَناختی کارڈ، پاسپورٹ اور شادی کارڈ وغیرہ میں بھی حقیقی باپ کی جگہ منہ بولے باپ کا نام لکھوانا حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ طلاق شُدہ یا بیوہ عَورتیں بھی اپنے اگلے گھر کے بچوں کو اُن کے حَقیقی باپ کے مُتَعَلِّق اندھیرے میں رکھ کر آخِرت کی بربادی کا سامان نہ کریں۔ عام بول چال میں کسی کو ابّا جان کہہ دینے میں حَرَج نہیں جبکہ سب کو معلُوم ہو کہ یہاں "جسمانی رشتہ" مُراد نہیں۔ ہاں اگر ایسے "ابّا جان" کو بھی کسی نے سگا باپ ظاہِر کیا تو گنہگار و عذابِ نار کا حق دار ہے۔

شَیخُ الحدیث، حضرتِ مولانا عَبْدُالمُصْطَفٰے اَعْظَمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: آج کل بے شُمار لوگ اپنے آپ کو صدّیقی و فارُوقی و عُثْمانی و سَیِّد کہنے لگے ہیں! اِنہیں سوچنا چاہیے کہ وہ لوگ ایسا کر کے کتنے بڑے گناہ کے دَلدَل میں پھنسے ہوئے ہیں۔ خُداوندِ کریم عَزَّ وَجَلَّ ان لوگوں کو صِراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق عَطا فرمائے اور اِس حَرام و جہنَّمی کام سے اِن لوگوں کو توبہ کی توفیق عَطا فرمائے۔ (آمین) (جہنم کے خطرات ص: ۱۸۲ ملخصاً) (پردے کے بارے میں سوال جواب، ص: ۳۷۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مذاق میں جھوٹ بولنا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ جُھوٹ ہمارے مُعاشَرے میں ایک وائرس (جراثیم) کی طرح پھیلا ہوا ہے۔ شاید ہی ہماری کوئی بیٹھک یعنی مَجْلِس جھوٹ سے مَحفُوظ ہوتی ہو، خُصُوصاً مذاق میں جھوٹ بولنا تو بہت عام ہے، خُوش گپیوں کیلئے مَحفِل سجانا اور پھر اسے رنگ دینے کیلئے جھوٹے چُٹکلے، جھوٹی کہانیاں اور جھوٹے قصّے سنا کر لوگوں کو ہنسانا، اسی طرح موبائل فون کے ذریعے افواہیں اُڑانا، سوشَل مِیڈیا (Social Media) کے ذریعے کسی کی طرف جُھوٹی بات مَنْسُوب کر کے پھیلانا تو گویا مَعیُوب ہی نہیں

سمجھا جاتا، حالانکہ اِن سب باتوں میں شَیطان کی خُوشی اور اپنی آخِرت کی بربادی ہے۔ جُھوٹ کی مُرَوَّجَہ صُورتوں میں سے ایک اور خَطرناک صُورت کورٹ (عدالت) میں جُھوٹی گواہی دینا بھی ہے۔ جُھوٹ کی یہ صُورت یعنی کورٹ (عدالت) میں جُھوٹی گواہی دیناسب میں خَطرناک ہے، کیونکہ اِس سے لوگوں کے حُقُوق اور عزّت وآبرو کو نُقصان پہنچتا ہے اور اس سے مُعاشَرتی نِظام میں خَلَل واقع ہوتا ہے۔ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: جُھوٹی گواہی، اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے ساتھ شِرک کے برابر ہے۔ (سنن الترمذی، ابواب الشہادات، باب ماجاء فی شہادۃ الزور، ۱۳۳/۴) اِسی طرح جھوٹی قسمیں کھانا بھی اِنْتہائی بُری خَصلَت ہے، ہمارے یہاں جُھوٹی قسمیں کھاکر ترقّی پانے کو بڑا کارنامہ سمجھا جاتا ہے اور جو جُھوٹ سے دامَن بچاتے ہوئے ہمیشہ سچ بولنے کا عادی ہو، اُسے بے وقوف، کم عَقْل، نادان اور اَحْمَق سمجھا جاتا اور بسا اَوقات سچ کو تَرقّی کی راہ میں رکاوٹ تَصَوُّر کِیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بسا اَوقات مَذمُوم مقاصِد کے لیے جُھوٹی قَسَم اُٹھانے سے بھی دَریغ نہیں کِیا جاتا۔ حالانکہ یہ بھی گُناہِ کبیرہ ہے۔ آیئے! جُھوٹی قسمیں کھانے کے مُتَعَلِّق دو (2) فَرامینِ مُصْطَفٰے سُنتے ہیں:

1. کبیرہ گُناہ، تین (3) ہیں، شرک، والدین کی نافرمانی، جُھوٹی قَسَم اور کسی کو قَتْل کرنا۔ (بخاری، کتاب الایمان والنذور، ۲۹۵/۴، الحدیث: ۶۶۷۵)
2. جو اپنی قَسَم کے ذریعے کسی مُسلمان کا حق چھینے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر جہنَّم کو واجِب اور جنَّت کو حَرام کر دے گا۔ ''صحابۂ کرام (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) نے عَرْض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اگروہ معمولی شَے ہو تو؟ فرمایا: اگرچہ پِیلُو کی ٹہنی ہی ہو۔ (مسلم، کتاب الایمان، رقم الحدیث: ۱۳۷، ص: ۸۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ میٹھے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جھوٹی قسمیں کھا کے دوسروں کا مال دبانے والے کے لیے جہنَّم میں داخلے کی وَعِید سنائی ہے۔ بَیان کردہ صُورتوں کے عِلاوَہ

بھی دیگر کئی صُورتوں میں جھوٹ بولا جاتا ہے۔ جیسے جھوٹی تَعرِیفیں کرنا، جھوٹے خَواب سنانا، جھوٹی وَکالت کرنا، جھوٹے وعدے کرنا، جھوٹی خَبریں پھیلانا، یکم اپریل پر جُھوٹ بول کر اپریل فُول منانا، اَلغَرَض! بے شُمار صُورَتوں میں جھوٹ ایک ناسُور (ہمیشہ رہنے والے زخم) کی طرح ہمارے مُعاشَرے میں پھیلتا جارہا ہے۔ جھوٹ اور اس جیسی دیگر ظاہری و باطِنی بیماریوں سے بچنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، زَبان کو غَیرضَروری باتوں سے بچانے کیلئے زَبان کا قُفلِ مدینہ لگالیجئے، ہر ہفتے مَدَنی مذاکرے اور سُنّتوں بھرے اِجتِماع میں شِرکت کو اپنا معمول بنالیجئے، مَدَنی انعامات پر عَمَل اور عاشِقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین (3) دن کے مَدَنی قافلے میں سَفَر کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ دُنیا وآخِرت کی ڈھیروں بھلائیاں نَصِیب ہوں گی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! جھوٹ ناجائز وگناہ ہے مگر بعض صورتیں ایسی بھی ہیں کہ جن میں کسی غرضِ صحیح اور ضرورت کے پیشِ نظر شریعتِ مطہرہ نے جھوٹ بولنے کی اجازت دی ہے اور اس میں گناہ نہیں لیکن جس اچھے مقصد کو سچ بول کر بھی حاصل کیا جاسکتا ہو اور جھوٹ بول کر بھی حاصل کر سکتا ہو، اس کے حاصل کرنے کے لیے جھوٹ بولنا حرام ہے اور اگر جھوٹ سے حاصل کر سکتا ہو، سچ بولنے میں حاصل نہ ہو سکتا ہو تو اب بعض صورتوں میں جھوٹ بھی جائز بلکہ بعض صورتوں میں واجب ہے، جیسے (1) کسی بے گناہ کو ظالم شخص قتل کرنا چاہتا ہے یا ایذا دینا چاہتا ہے اور وہ اس کے ڈر سے چھپا ہوا ہے، ظالم نے کسی سے دریافت کیا کہ وہ کہاں ہے؟ تو وہ اگرچہ جانتا ہو تو کہہ سکتا ہے مجھے معلوم نہیں (2) یا کسی کی امانت اس کے پاس ہے کوئی اسے چھیننے کیلئے پوچھتا ہے کہ امانت کہاں ہے؟ یہ انکار کر سکتا ہے کہ میرے پاس اس کی امانت نہیں۔ (''ردالمحتار''، کتاب الحظر والإباحۃ، فصل فی البیع، ج۹، ص۷۰۵) (3) اسی طرح دو مسلمانوں میں اختلاف ہے اور یہ ان دونوں میں صُلح کرانا چاہتا ہے تو ایک کے سامنے یہ کہہ دے کہ وہ

تمھیں اچھا جانتا ہے، تمھاری تعریف کرتا ہے یا اس نے تمھیں سلام کہا ہے اور دوسرے کے پاس بھی اسی قسم کی باتیں کرے تاکہ دونوں میں عداوت کم ہو جائے اور صلح ہو جائے۔(4) نیز بیوی کو خوش کرنے کے لیے کوئی بات خلافِ واقع کہہ دے(تو بھی جھوٹ نہیں)۔(''الفتاوی الھندیۃ''،کتاب الکراھیۃ، الباب السابع عشر فی الغناء، ج۵، ص۳۵۲.)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے جُھوٹ کی تباہ کاریوں کے مُتَعَلِّق سُنا، یقیناً جُھوٹ سب بُرائیوں کی جڑ ہے، اگر کوئی جُھوٹ سے بچنے کا پُختہ اِرادہ کرلے تو سچ بولنے کی بَرَکت سے دیگر کئی گُناہوں سے بھی بچ سکتا ہے۔ جُھوٹا شَخْص آخِرت میں تو رُسوا ہوگا ہی، لیکن اگر جُھوٹ سے دُنیا میں اس کا پردہ ہٹ جائے تو بھی ایسا شَخْص ذَلِیْل وخَوار ہوتا ہے۔ جُھوٹ بولنے والے سے فِرِشتہ ایک مِیْل دُور چلا جاتا ہے اور وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ناپسندیدہ بندہ بن جاتا ہے۔ لٰہٰذا ہمیں چاہیے کہ دِیگر گناہوں کے ساتھ ساتھ "جھوٹ" کے خِلاف اِعلانِ جنگ کرتے ہوئے تمام گُناہوں سے بچنے کی کوشش جاری رکھیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عَمَل کرنے کی تَوفیق عَطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تصور مرشد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

فرمان مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ”جس نے مجھ پر سو مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالٰی اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شُہَداء کے ساتھ رکھے گا۔ (مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۲۵۳ رقم الحدیث ۱۷۲۹۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آدابِ مُرشِدِ کامل

عاشقِ اعلٰی حضرت ، امیرِ اَہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی ، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے ضیائے دُرود وسلام میں فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نقل فرماتے ہیں ”جس نے مجھ پر سو مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالٰی اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شُہَداء کے ساتھ رکھے گا۔ (مجمع الزوائد ج۱۰ص ۲۵۳ رقم الحدیث ۱۷۲۹۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”حق“ کے دو حُرُوف کی نسبت سے 2 ناقابلِ فراموش سچے واقعات

اگلے صفحہ پر پیش کیا جانے والا واقعہ اس زمانے کے سلسلہ عالیہ قادِریہ رَضَویہ عطّاریہ کے عظیم بُزُرگ شَیخ طریقت امیرِ اَہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ العَالِیَہ کی ایک ایسی کرامت ہے۔ جسے پڑھ کر آپ کا دل نہ صرف خوشی سے جھوم اٹھے گا، بلکہ اپنی قسمت کی سرفرازی پر بھی نازاں ہوگا کہ اس پر فتن دور میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ العالیہ کی صورت میں اپنے مقبول ولی کی صحبتِ بابَرَکت سے نوازا۔

پیدائشی نابینا کی آنکھیں روشن ہوگئیں

صوبہ پنجاب کے شہر گلزارِ طیبہ (سرگودھا) کے مبلغِ دعوتِ اسلامی کا حلفیہ بیان ہے کہ غالباً 1995ء کی بات ہے مجھے یہ خوشخبری ملی کہ (واہ کینٹ) میں امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ العالیہ کا سنتوں بھرا بیان ہے۔ چنانچہ میں نے انفرادی کوشش کے ذریعے عاشقانِ رسول کا ایک مَدَنی قافِلہ تیار کیا کہ سفر کے اختتام پر سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت پائیں گے۔ شرکاء میں میرے بہنوئی بھی شامل تھے جو کرامات اولیاء کے منکرین کی صحبت میں بیٹھنے کے باعث عقائد کے معاملے میں تذبُذُب کا شکار تھے۔

اسی دوران ایک پیدائشی نابینا حافظ صاحب تشریف لے آئے جو کسی اور پیر صاحب سے نقشبندی سلسلے میں مُرید تھے اور امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ العالیہ سے طالب تھے اور آپ دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ العالیہ سے بے انتہا مَحبت کرتے تھے۔ وہ بھی مَدَنی قافلے میں سفر کیلئے اصرار کرنے لگے۔ انہیں سمجھایا گیا کہ آپ نابینا ہیں، ۳ دن سفر ہیں کس طرح رہ سکیں گے؟ مگر وہ بضد رہے حتیٰ کہ ان کی آنکھوں میں آنسو آگئے، وہ کہنے لگے، کہ زندگی میں کم از کم ایک بار اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس ولی یعنی امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ العالیہ سے ملنے کی ترکیب بنادیں۔ ان کا شوق وجذبہ دیکھ کر آخر کار انہیں بھی ساتھ لے لیا گیا۔

۳ دن مَدَنی قافلے میں سفر کے بعد جب ہمارا مَدَنی قافِلہ اجتِماع گاہ میں پہنچا تو لوگوں کی تعداد اس قدر کثیر تھی کہ منچ (اسٹیج) نظر نہیں آرہا تھا۔امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کا بیان جاری تھا۔ اچانک دورانِ بیان آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ نے شرکاء اجتماع سے ارشاد فرمایا! ابھی بارش ہوگی مگر معمولی ہوگی 'لٰہذا کوئی بھی فکر مند نہ ہو۔

مبلغ دعوتِ اسلامی کا کہنا ہے کہ یہ سن کر میری نظر بے ساختہ آسمان کی طرف اٹھی مگر وہاں بارش کے قطعاً کوئی آثار نہ تھے اور مطلع بالکل صاف تھا۔ مگر حیرت انگیز طور پر بیان کے بعد دورانِ دعا اچانک ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چلنا شروع ہوئی اور ہلکی ہلکی پھوار پڑنے لگی۔ ایک ولیِ کامل کی زبانِ مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ کی تائید میں ہونے والی بارش نے عقیدت کے پھولوں کو مزید مہکا دیا۔

اجتماع کے اختتام پر جب ہم گاڑی میں بیٹھ کر روانہ ہوئے تو راستے میں خوش قسمتی سے امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کی گاڑی آتی دکھائی دی۔ بس پھر کیا تھا' اسلامی بھائی گاڑی سے اتر کر امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کی کار کے گرد جمع ہوگئے۔

امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ نے کار کا شیشہ نیچے کرتے ہوئے سلام ارشاد فرمایا اور ہماری خیریت دریافت فرمائی۔ اجتماع چونکہ بہت کامیاب ہوا تھا' لٰہذا آپ بہت خوش تھے۔ میں نے اور دیگر اسلامی بھائیوں نے امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کی دست بوسی کی سعادت حاصل کی۔ میرے بہنوئی بھی قریب کھڑے تمام منظر دیکھ رہے تھے مگر انہوں نے امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ سے نہ ملاقات کی اور نہ ہی کسی عقیدت کا اظہار کیا۔

مادرزاد نابینا اتنے میں پیدائشی نابینا اسلامی بھائی بھی کسی طرح اپنی گاڑی سے اتر کر گرتے پڑتے آپہنچے اور امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کی کار کے اگلے حصے پر ہاتھ مار مار کر آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کی توجہ

چاہنے لگے۔ کسی نے امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ العالیہ کو اشارے سے عرض کی کہ یہ مادرزاد نابینا ہیں ان پر دم کردیں اور دعا بھی فرمادیں۔

امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ العالیہ نے جُھک کر شیشے میں سے اس مادرزاد نابینا کے چہرے پر اپنی نگاہ ولایت ڈالی اور سامنے رکھے بیگ میں سے ٹارچ نکال کر اسکی روشنی اُس مادرزاد نابینا کے چہرے پر ڈالتے ہوئے جیسے ہی دَم کرنے کے انداز میں پھونک ماری تو اُس مادر زاد نابینا نے ایکدم جُھرجُھری لی اور اسکی آنکھیں روشن ہوگئیں۔

وہ نقشبندی اسلامی بھائی اچانک آنکھیں روشن ہوجانے پر عجیب کیفیت و دیوانگی کے عالم میں چیخنے لگے کہ مجھے نظر آرہاہے، میری آنکھیں روشن ہوگئیں، مجھے نظر آرہاہے۔ یہ کہتے ہوئے وہ امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ العالیہ کی جانب بڑھے اور روتے ہوئے آپ دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے قدموں میں گرپڑے۔

یہ ایسا ناقابلِ یقین منظر تھا کہ وہاں موجود 35 کے قریب چشم دید گواہ دَم بخود رہ گئے۔ رات کا آخری پہر تھا۔ لوگوں پر کچھ دیر تو سکتہ طاری رہا پھر جب حواس بحال ہوئے تو ان کی آنکھیں بھی زمانے کے ولی کی کُھلی کرامت دیکھ کر جذباتِ تاثر سے بھیگ گئیں، پیدائشی نابینا جن کی اب آنکھیں روشن ہوچکی تھیں اُن کی حالت قابلِ دید تھی، وہ آنکھوں کو روشن پاکر پھولے نہیں سمارہے تھے اور امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ العالیہ پر فِدا ہوئے جارہے تھے۔ آپ دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ العالیہ نے اسے سینے سے لگا کر پیٹھ تھپکتے ہوئے فرمایا، بیٹا اللہ عَزَّوَجَلَّ شفاء دینے والا ہے۔

میرے بہنوئی بھی (جو کرامات اولیاء کے منکرین کی صحبت میں رہے تھے) یہ ایمان افروز کرامت دیکھ کر اپنے جذبات قابو میں نہ رکھ سکے اور روتے ہوئے آپ دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے قدموں میں گرپڑے اور بدعقیدگی اور سابقہ گناہوں سے توبہ کرنے کے ساتھ ساتھ سنّت کے مطابق داڑھی شریف سجانے کی

نیت بھی کرلی اور امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ العالیہ سے مرید ہو کر سلسلہ عالیہ قادِریہ رَضَویہ عطّاریہ میں داخل بھی ہوگئے۔

قلب روشنگو یا کہ امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ العالیہ نے ایک طرف اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی عطا سے ظاہری آنکھوں کو روشن فرمایا تو دوسری طرف ایک شخص کو راہِ حق کی روشنی عطا فرمادی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میرے بہنوئی کی زندگی میں ایسا مَدَنی انقِلاب برپا ہوا کہ گھر آکر نہ صرف خود باجماعت نماز پڑھنے لگے بلکہ دوسروں کو بھی تلقین کرنے لگے۔ گھر سے T.V اور V.C.R. نکال باہر کیا اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے لگے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی بھی ولیِ کامل کے عقیدت مندوں میں مرید، طالب، یا اَہلِ مَحبت ہوتے ہیں ۔یہ تینوں صورتیں یعنی مرید یا طالب ہونا یا مَحبت کرنا حُصولِ فیض کے بہترین ذرائع ہیں۔ یقین اور مَحبت کامل ہو تو اِس کی بَرَکتیں حیران کُن ہوتی ہیں۔ جیسا کہ خوش نصیب حافظ صاحب نقشبندی جو امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ العالیہ سے "طالب" تھے مگر ایک ولیِ کامل سے محبت، اَدَب، یقین اور مضبوط اِرادَت کی بدولت اُن کی آنکھیں روشن ہو گئیں۔

عِلْم ظاہر ہے فقط تو قلْب دیدہ وَر بنا
تُو کہے گا مجھ کو پیارے حضرتِ عطّار ہیں

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

منقبت

بس آپ کی جانب ہی میرا دل یہ لگا ہو

بس آپ کی جانب ہی میرا دل یہ لگا ہو	اس دل میں سوا آپ کے کوئی نہ بسا ہو
میں زخم گناہوں کے کسے جا کے دکھاؤں	یا پیر لب دم کو عطا اب تو شفاء ہو
آنکھوں پہ لگا دیں جو میرے قفل مدینہ	یا پیر مجھے ایسی عطا شرم و حیا ہوں
گھبرا کے گناہوں سے نظر تم پہ لگائی	آپ آ کے بچالو کہ یہ عاصی نہ تباہ ہو
کیا موت اسی حال میں آ جائے گی مجھ کو	اب آپ کی جانب سے حفاظت کی دعا ہو
سر پر ہے اجل آن کھڑی غفلت کا بسیرا	ایمان کی حفاظت کی مجھے فکر عطا ہو
جن موت کے جھٹکوں سے میری جاں پہ بنی ہو	سر پیر کہ قدموں میں ہو اور روح جدا ہو
بس آپ کی جانب ہی میرا دل یہ لگا ہو	اس دل میں سوا آپ کے کوئی نہ بسا ہو